جلد نمبر ۱۴   شمارہ نمبر ۱

نحن انصار اللہ

جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ ☆ ۱۳۹۲ ہجری شمسی

مجلس انصار اللہ کینیڈا کا ترجمان

نظام جماعت اور خادمان سلسلہ 7

تاریخ مجلس انصار اللہ پر ایک طائرانہ نظر 10

محترم مجیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ ایک ملاقات 24

افریقی ملک تنزانیہ کا نام ۔ پس منظر 27

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

عہد

مجلس انصار اللہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لیئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جِد و جہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحنُ انصارُ اللہ

مجلس انصارُ اللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی و دینی مجلّہ

بابت: جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
جلد نمبر: ۱۴، شمارہ: ۱

ادارتی بورڈ

نیشنل امیر جماعتہائے احمدیہ کینیڈا
مکرم ومحترم ملک لال خان

صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا
شفقت محمود

قائد اشاعت
محمد جاوید ظریف

نائب قائدین اشاعت
سیّد منیر شاہ، عمران لطیف شرما، احسن لطیف

مدیر۔ اُردو
ناصر احمد وینس

مدیر۔ انگلش
فضل مسعود ملک

کمپوزنگ
محمد خلیل، قاضی محمد حارث، سیّد مدثر احمد، سیّد سلیم احمد

ڈیزائننگ و پرنٹنگ
جیمنک گرافکس

فوٹوگرافی
محمود احمد چغتائی۔ ندیم طاہر۔ اسد سعید۔

فہرست مضامین

➤ قرآن الحکیم، حدیثِ نبویؐ ملفوظات 2
➤ خلاصہ خطبہ جمعہ 3
➤ جماعت احمدیہ کے قیام کا پسِ منظر.. اور.. غرض وغایت 5
➤ نظامِ جماعت اور خادمانِ سلسلہ کی خدمات میں کیڑے نکالنے کی قبیح عادت 7
➤ تاریخ مجلس انصاراللہ پر ایک طائرانہ نظر از سید طارق احمد شاہ 10
➤ مجلس انصاراللہ میں امسال شامل ہونے والے انصار کے اعزاز میں تقریبات کا اہتمام 12
➤ ''وہ دل کا حلیم ہوگا!'' ازقلم: احتجاج علی زبیری مرحوم 13
➤ مصلح موعودؓ سپورٹس ریلی کا انعقاد رپورٹ: محمود احمد چغتائی 17
➤ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ از سید سلیم احمد 19
➤ حضرت ماسٹر ودہاوے خان صاحبؓ کی قبولیت احمدیت از پروفیسر ایم اے شائق 22
➤ محترم مجیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ ایک تقریب 24
➤ افریقی ملک تنزانیہ کا نام اور اس کا دلچسپ تاریخی پس منظر مُراسلہ: سید منیر احمد شاہ 27
➤ اندھیرے سے اُجالے کا سفر۔ قبولِ احمدیت کی داستان از قاضی محمد حارث 30
➤ رپورٹس مجالس انصاراللہ 34
➤ انصاراللہ کینیڈا پیل نارتھ ریجن 35

دفتر اشاعت
۱۰۰ احمدیہ ایونیو، میپل، اُنٹاریو، کینیڈا L6A 3A4
فون نمبر: 905-417-1800
ای میل: ishaat@ansar.ca
Follow us on twitter @ NahnuAnsarullah

قرآن الحکیم

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًاO ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَکَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا O

(سورة النساء 4 : 70 - 71)

ترجمہ: اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اُس رسول کی اطاعت کریں گے وہ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدّیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔ یہ فضل، اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ بہت جاننے والا ہے۔

(تفسیر صغیر۔از: حضرت مصلح موعودؓ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَماً عَدْلاً فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ وَ يُفِيْضُ الْمَلَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَفِيْهَا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔ صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی کو ختم کریں گے (یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔ اسی طرح) وہ مال بھی لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (ایسے وقت میں) ایک سجدہ، دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا ۔(یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا۔)

ملفوظات
حضرت مسیح موعودؑ

”اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور آسمان اور زمین نے میری گواہی نہیں دی تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر ہوئے ہیں اور نیز زمانہ نے میری ضرورت کو ظاہر کر دیا ہے تو میرا انکار تیز تلوار کی دھار پر ہاتھ مارنا ہے۔

میرے ہی زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہوا۔ میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی اور میرے ہی زمانہ میں نئی سواری یعنی ریل جاری ہوئی۔ اور میرے ہی زمانہ میں میری پیش گوئیوں کے مطابق خوفناک زلزلے آئے تو پھر کیا تقویٰ کا مقتضا نہ تھا کہ میری تکذیب پر دلیری نہ کی جاتی ؟

دیکھو! میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے۔ اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اس قدر تائید اور نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی۔ اور یہ امر انصاف اور ایمان کے برخلاف ہے کہ ہزاروں نشانوں میں سے جو ظہور میں آچکے صرف ایک یا دو امر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے پیش کرنا کہ فلاں فلاں پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ اے نادانو! اور عقل کے اندھو! اور انصاف اور دیانت سے دور رہنے والو! ہزار ہا پیش گوئیوں میں سے ایک یا دو پیش گوئیوں کا پورا ہونا تمہاری سمجھ میں نہیں آسکا تو کیا تم اس عذر سے خدا تعالیٰ کے سامنے معذور ٹھہر جاؤ گے۔ توبہ کرو کہ خدا کے دن نزدیک ہیں اور وہ نشان ظاہر ہونے والے ہیں جو زمین کو ہلا دیں گے“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 48)

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بیان فرمودہ 12 اپریل 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ کا خلاصہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 59 کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: یہ سال جیسا کہ تمام جماعتیں جانتی ہیں، جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد انتخابات ہوتے ہیں۔امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں مجالسِ انتخابات منتخب ہوتی ہیں، اُن کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ مجالسِ انتخاب پھر اپنے عہدیداران کا انتخاب کرتی ہیں۔تو بہر حال جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لیے عہدوں کا حق ادا کرنے والے، صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔اور یہ ایسا اہم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس امر کی طرف مؤمنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ یہ جائزہ ووٹ دینے سے پہلے لو کہ آیا یہ اس عہدے کا اہل بھی ہے کہ نہیں جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو۔اس عہدے کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔

پس جب مؤمنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدے دار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مؤمنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔

پس ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے اور ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔ پرانے احمدی تو جانتے ہیں، نئے آنے والوں پر بھی واضح ہونا چاہئے، نوجوانوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے۔ حتمی فیصلہ خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔بعض دفعہ کسی کے حق میں کثرت کے باوجود بعض وجوہات کی بناء پر دوسرے کو بنا دیا جاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس آیت میں تؤدو االامنت الی اھلھا۔کہا گیا ہے یہ عہدیداران کے لئے بھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مؤمن جو اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ ہیں، بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے، بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں، اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اُس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ در پردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے، اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔اور ایک عہدے دار خاص طور پر دونوں طرح کی امانتوں کا امین متصور ہوتا ہے اور ہے۔ پس پھر میں توجہ دلاتا ہوں۔افرادِ جماعت کو، جنہوں نے عہدے دار منتخب کرنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے، اُن کے حق میں رائے دیں جو دونوں طرح کی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر طرح جماعت کا تقویٰ کا معیار بھی بلند ہو۔ جب ہر ووٹ دینے والے کا تقویٰ کا معیار بلند ہوگا تبھی یہ حالت ہوگی۔ پس جماعت کے ہر فرد کو اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عہدے دار جیسا کہ میں نے کہا، افرادِ جماعت نے منتخب کرنے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے منتخب ہونے ہیں۔اس لئے وہ چند خوبیاں جو ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مؤمن ہونی چاہئیں، اور خاص طور پر عہدے داروں میں ہونی چاہئیں، اُن کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔عہدوں کی پابندی کی بات ہے تو سب سے پہلے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر جماعت میں عہدوں کی پابندی کا معیار بلند ہوگا تو عہدیداروں کا عہدوں کی پابندی کا معیار بھی بلند ہوگا۔ بندوں کے حقوق میں سے جن کی ادائیگی میں کمزوری ہے،

وہ اپنے معاہدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اور اس کا اثر معاشرے میں رہنے کی وجہ سے ہم احمدیوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ عہد صرف باہر کے کاروباری عہد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ کے عہد ہیں، باہر بھی اور اندر بھی۔ گھریلو سطح پر بھی میاں بیوی کی شادی کا بندھن ہے، یہ بھی ایک معاہدہ ہے۔ اس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی کاموں کو بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے ہیں، کئی دفعہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ لیکن گھروں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ بھی اپنے عہدوں سے روگردانی ہے، یا اُن کی پابندی سے روگردانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ گرفت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت معاشرے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اس لئے یہ فرمایا کہ ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب. تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔

اب یہ صرف تلمزوا کا مطلب طعن ہی نہیں ہے، اس کے وسیع معنے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے جذبات پر بھی کنٹرول نہیں رکھتے، بعض دفعہ کام کے لئے آنے والوں کو یا اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی باتیں سناتے ہیں، جو اُنکے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہیں اور پھر بعض دفعہ کمزور ایمان والے نہ صرف یہ کہ عہدیدار کے خلاف ہو جاتے ہیں بلکہ نظامِ جماعت سے بھی بددل ہو جاتے ہیں۔

پس اگر عہدے داران باتوں کا خیال نہ رکھیں گے تو سوائے اس کے کہ اُس عہدے دار اور نظامِ جماعت کے خلاف جس شخص سے یہ سلوک کیا جا رہا ہو، اُس کے دل میں برے جذبات پیدا ہوں اور کیا ہوگا۔ اسی طرح "ولا تنابزوا بالالقاب" فرمایا کر اس طرف توجہ دلائی کہ بجائے اس کے کہ تم کسی کو ایسے ناموں سے پکارو جو اُسے پسند نہیں ہیں، ہر ایک سے عزت واحترام سے پیش آؤ۔ پس یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے جو ایک عہدے دار میں ہونی چاہئے۔ ویسے تو یہ عمومی حکم ہے، ہر مؤمن کو اس بات کا پابند ہونا چاہئے کہ اُس کا کردار معاشرے میں محبت اور پیار کی فضاء پیدا کرنے والا ہو، لیکن عہدے داروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ پھر عہدے دار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کرے۔ کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہئے۔ اسی لئے خاص طور پر وہ شعبہ جات جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، اُنہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے شعبہ جات ہیں۔

سیدنا حضور انور نے عہدیداروں کو لغو اور تکبر سے بچنے کی تلقین فرمائی اور خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں۔ اُن کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔ پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہئے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہئے۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں، خاص طور پر وہ عہدے دار، جن کے سپرد فیصلوں کا کام ہے، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے، اصلاحی کمیٹیاں ہیں یا قضاء ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم جو ہے، اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اعدلوا ھو اقرب للتقوی. انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہئے اور بعض دفعہ بعض فیصلے میرے سامنے آتے ہیں، میں نے دیکھا ہے، گہرائی میں جا کر اُس پر غور نہیں ہوا ہوتا۔ اسی طرح جن کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے، اُن میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر شریعت کے واضح احکامات کے بارے میں، جو فیصلہ کیا گیا ہے، اگر اُس کے بارے میں کوئی شریعت کا واضح حکم ہے، جس بنیاد پر فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ واضح طور پر لکھا جانا چاہئے کہ شریعت کا کیونکہ یہ حکم ہے اس لئے اس کی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر قاضیوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے، خاص طور پر جن علاقوں میں ضرورتمند اور غرباء ہیں کہ اُن کا خیال رکھا جائے اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔ اس بارے میں یہ ضروری ہی نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔ خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے۔

پس یہ معیار ہیں جو حاصل کر کے نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہم بن سکتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی تمام عہدے داران کو بھی، جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں، منتخب ہو کر آئیں گے اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

****

درخواستِ دُعا

جماعت احمدیہ کے کئی افراد پر جماعتی مقدمات قائم ہیں۔ اس بارے میں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور نصرت فرماتے ہوئے سب کو ان مقدمات سے بری فرمائے۔ اس کے علاوہ جو احمدی احباب اسیر راہ مولیٰ ہیں یا جن کو شر پسند عناصر کی طرف سے مخالفت کا سامنا ہے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ان سب کی مشکلات کو دور فرمائے۔

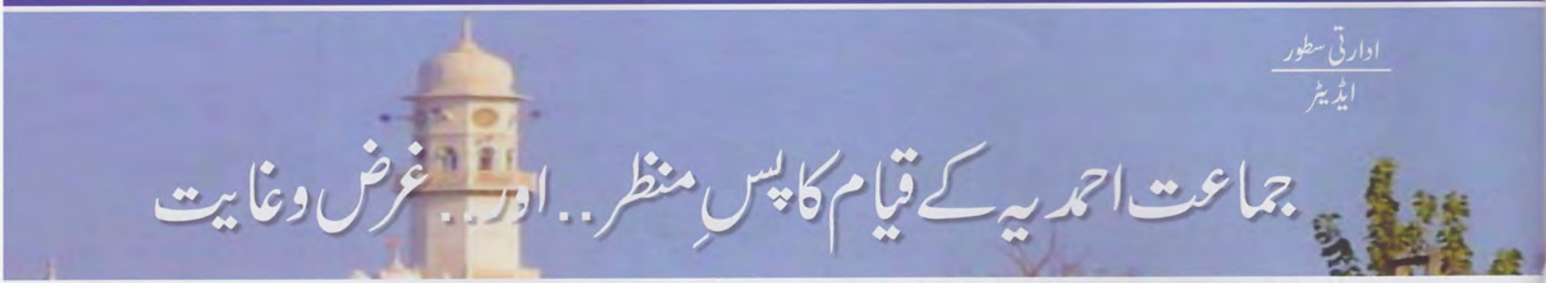

ادارتی سطور

ایڈیٹر

جماعت احمدیہ کے قیام کا پسِ منظر.. اور.. غرض وغایت

قرآن کریم کی تین سورتوں (سورۃ توبہ، سورۃ صفّ، سورۃ فتح) میں مندرجہ ذیل آیت دہرائی گئی ہے:

"ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" ... الخ

ترجمہ: وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کیساتھ بھیجا تاکہ وہ اس دینِ حق (اسلام) کو باقی سب ادیان پر غالب کردے۔

اس آیت میں مذکور غلبہ اسلام کے متعلق سُنّی وشیعہ سمیت سب مفسّرین کا اتفاق ہے کہ یہ غلبۂ اسلام مسیح موعود اور مہدی موعود کے ظہور پر حاصل ہوگا۔ چنانچہ اسلامی تاریخ میں ظہورِ مہدی کو غیر معمولی عظمت حاصل ہے۔ اسکے ثبوت میں بہت سی احادیث میں سے ایک یہ بھی پیش کی جاتی ہے کہ:-

"وہ اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جسکے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہوگا۔"

(ابن ماجہ باب الاعتصام بالسنہ)

اسی طرح یہ امر بھی سب کو مسلّم ہے کہ آنحضرت صلعم کا زمانہ تکمیل ہدایت کا زمانہ تھا (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ... سورۃ مائدہ آیت نمبر 4) تاہم تکمیل اشاعت دینِ حق ابھی باقی تھی۔ اس لئے کہ وہ زمانہ تکمیل اشاعت کا تھا ہی نہیں۔ اُس وقت موجودہ ذرائع ابلاغ ابھی میسّر نہ تھے۔ یہ سب ذرائع اِس وقت موجود ہیں جو امامِ آخرالزمانؑ کا دور ہے۔

یوں تو خداتعالیٰ کے تائید ونصرت کے ان گنت نظاروں سے تاریخِ اسلام مالا مال دکھائی دیتی ہے۔

تاہم یہ بھی ایک تلخ اور اندوہناک حقیقت ہے کہ تیرھویں صدی تک آتے آتے مغربی اقوام کی حیرت انگیز سیاسی اور مادی رفعتوں کے بالمقابل اُمتِ مسلمہ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہوچکی تھی۔ اسلام پر اسکے دشمنوں کے حملے اور مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔ جن میں سب سے بڑھ کر عیسائیت کی یلغار تھی۔ مغربی عیسائی اقوام نے جب دنیا کے مختلف حصوں کو اپنے نوآبادیاتی نظام میں جکڑا تو ساتھ ہی وہاں عیسائی پادری بھی غول درغول پہنچنے شروع ہوگئے بالخصوص مسلم علاقوں کے مسلمان عوام ان کا خصوصی ہدف بن چکے تھے۔ یہ وہی فتنۂ عظیم تھا جس سے مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم "فتنہ دجال" کہہ کر ڈراتے اور خبردار فرماتے تھے۔ متذکرہ بالا دور میں عیسائی پادریوں نے کھلم کھلا یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ:-

"کوئی دن آتا ہے کہ ہم خانہ کعبہ پر بھی قابض ہو جائیں گے" (خداوہ دن کبھی نہ لائے۔ ناقل)

چنانچہ ان کا مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز اپنے ایک لیکچر میں بایں الفاظ دعویٰ کرتا ہے:-

"صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان میں ضَوفگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اسکی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کو چیرتی ہوئی وہاں (یعنی حجاز میں) بھی پہنچے گی۔ اُس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعے مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔"

(ہنری بیروز لیکچرز۔ صفحہ:42)

ہندوستان کی حالت اور بھی بدتر تھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد اپنے اخبار آزاد میں لکھتے ہیں:-

"1857ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کردیا۔ اور ان کے تمام امتیازات کو صفحہ ہستی سے مٹادیا۔" (اخبار آزاد جنوری 1891ء)

عیسائیت کی بڑھتی ہوئی یلغار سے لاکھوں مسلمان تیزی سے حلقہ بگوشِ عیسائیت ہونے لگے۔ جن میں نہ صرف نوجوان نسل ہی تھی بلکہ بڑے بڑے عالم، مساجد کے ان گنت امام اور مشائخ دوسروں کو اسلام سکھانے والے خود عیسائی مناد اور پادری بن گئے! بقول شخصے ع

کون، راہبر ہو جب خضر بہکانے لگے!

انہیں خطیبانِ مساجد میں سے ایک آگرہ کی شاہی مسجد کے امام مولوی عماد الدین بھی تھے۔ "خط شکاگو" (مطبوعہ نیشنل پریس امرتسر 1893ء) انہیں کا لکھا ہوا ہے۔ اس مطبوعہ خط میں بہت سے ایسے لوگوں کے نام درج ہیں جو اُس دور میں اسلام چھوڑ کر مسیحی مناد اور پادری بن گئے تھے۔ حتیٰ کہ یہ روح فرسا خبر بھی اس میں درج ہے کہ:

"مرزا غلام احمد نام شخص دہلی کے بادشاہی خاندان سے تھا۔ وہ قطعہ دہلی سے نکلا اور مسیحی ہوا۔ جس کا نام مرزا غلام مسیح رکھا گیا۔ وہ 1892ء میں موا ہے۔ اور ہمارے قبرستان واقعہ امرتسر میں مدفون

ہے۔" ("خط شکا گو" صفحہ:7)

یہ حالت دیکھ کر ہندوستان کے دردمندانِ اسلام نوحہ خوانی کرتے نظر آتے ہیں۔ مولانا الطاف حسین حالی 1889ء میں اپنی مسدّس میں نوحہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

اے خاصاء خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے
امت پہ تیری آن کے عجب وقت پڑا ہے

جب نوبت یہاں تک آن پہنچی تو خدائی غیرت جوش میں آئی۔ اُس نے امرتسر کے قریب قادیان کی گمنام بستی میں حضرت مرزا غلام احمد ہی کے نام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک روحانی فرزندِ جلیل کو مبعوث فرمایا۔ تا اسکے ہاتھوں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا دوبارہ ظہور ہو۔ وہ بیحد عظیم شخصیت جسے:-

☆ مولانا ابوالکلام آزاد نے **"ایک فتح نصیب جرنیل"** قرار دیا۔

(اداریہ اخبار وکیل، امرتسر 28 مئی 1908ء)

☆ شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اپنے ایک مقالہ میں جدید ہندی مسلمانوں کا "سب سے بڑا **دینی مفکر**" تسلیم کیا۔

(بحوالہ رسالہ: "دی انڈین اینٹی کویری" کلکتہ۔ جلد 29 ستمبر 1900ء)

☆ چوہدری افضل حق مفکرِ احرار نے اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے "**مضطرب دل**" رکھنے والا قرار دیتے ہوئے لکھا:

"آریہ سماج کے معرضِ وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حِس مفقود ہو چکی تھی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کیلئے پیدا نہ ہوسکی، ہاں! ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے **مضطرب** ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے بڑھا... اپنی جماعت میں وہ **اشاعتی تڑپ** پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کیلئے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کیلئے نمونہ ہے۔" ("فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" طبع دوم صفحہ 24)

الغرض 23 مارچ 1889ء کو بمقام لدھیانہ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان پر خدا کے پیارے مامور من اللہ نے جس روحانی عظیم الشان انقلاب کی بنیاد رکھی تھی اور پھر 1901ء میں مردم شماری کے موقع پر ایک اشتہار کے ذریعہ اپنی جماعت کا نام "اسلامی فرقہ احمدیہ" تجویز فرمایا تھا، آج وہ بڑھتے بڑھتے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اور یوں حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام کا یہ الہام پوری شان سے پورا ہوتا نظر آتا ہے کہ:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

برسبیلِ تذکرہ یہاں 19 فروری 2013ء کو ہونیوالی اُس اہم تقریب کا تذکرہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو مندرجہ بالا الہام کی صداقت کا روشن آفتاب کی طرح کھلا ثبوت فراہم کر رہی تھی۔ جب وزیرِ اعظم کینیڈا مسٹر ہارپر نے اپنے ایک انتخابی وعدہ کی تکمیل میں ایک نئے "Relegious office" کا میڈیا کی بھرپور کوریج کیساتھ اعلان کیا۔ وہ یہ اعلان آٹواہ میں بھی کر سکتے تھے۔ لیکن یہ بھی عجیب الٰہی تصرف تھا کہ انہوں نے، بزعمِ خویش خود کو اسلام کی ٹھیکیدار سمجھنے والی تنظیموں کی بجائے جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد بیت الاسلام سے متصل جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکزی ہیڈ کوارٹر میں وزراء سمیت سرکاری وفد کیساتھ آ کر دفتر کا اعلان کیا۔ جو دنیا بھر میں مذہب کی بنیاد پر نشانہ ستم بنائی جانیوالی کمیونیٹیز کی دادرسی کیا کرے گا۔ اس تقریب کی وساطت سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام مین سٹریم میڈیا کے ذریعے کروڑہا افراد تک پہنچا۔ الحمدللہ۔

خدا تعالیٰ کی تقدیر کے بھی عجب رنگ ہوا کرتے ہیں۔ ابھی چند روز قبل جبکہ بنگلہ دیش کی جماعت احمدیہ اپنا صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ منعقد کر رہی تھی، تو اپنے نام کے ساتھ "**اسلامی**" کا لاحقہ لگانے والی ایک فاشسٹ تنظیم کے غنڈوں نے جلسہ گاہ کو آگ لگا کر مشرکینِ مکہ کی تاریخ بربریت پر عمل کر دکھایا۔ لیکن چند ہی روز میں خدائی تقدیر یوں ظاہر ہوئی کہ بنگلہ دیش کے جنگی جرائم کے ٹربیونل نے اسی مذہبی تنظیم کے بعض سرکردہ لیڈروں کو 1971ء میں عوام کا قتلِ عام کرنے کے جرم میں پھانسی اور عمر قید کی سزاؤں کا حکم سنایا۔ اسکے چند روز بعد بنگلہ دیش کی وزیرِ اعظم نے، اسلام جیسے حسین و پُر امن مذہب کے نام پر غنڈہ گردی، جبر و تشدّد اور دہشت گردوں کی پشت پناہی کر کے اسلام کو بدنام کرنے والی اس نام نہاد "اسلامی" جماعت پر مکمل پابندی لگا دینے کا عندیہ دے دیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اس کے ایک لیڈر کو عمر قید کی سزا سنائی تو بنگلہ دیش میں اِس بات پر مظاہرے شروع ہو گئے کہ بربریت کا بازار گرم کرنے والے اس قومی مجرم کو "**نرم سزا**" کیوں دی گئی ہے؟ عمر قید کی بجائے پھانسی کی سزا دی جائے...! پس یہ ہے وہ خدائی تقدیر یا مکافاتِ عمل کہ ایک طرف احمدیت کے مخالفوں کو خدا تعالیٰ ذلیل و رسوا کر رہا ہے تو دوسری طرف اپنے مامورِ زمانہ کی صداقتوں کے نشان دنیا کو کھول کھول کر دکھا رہا ہے...

ادارہ

نظامِ جماعت اور خادمانِ سلسلہ کی خدمات میں کیڑے نکالنے کی قبیح عادت

ایک چشم کُشا اور سبق آموز واقعہ

زیرِ نظر واقعہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی کتاب ''حیات قدسی'' سے احباب کے استفادہ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی روح کو سمجھنے اور اس پر کامل طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

جس سال حجی فی اللہ مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ معہ اپنی بیگم صاحبہ کے ملک شام سے واپس آئے تو خاکسار ان دنوں جماعت احمدیہ کراچی کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کراچی میں متعین کیا گیا۔ اس وقت اس جماعت کے امیر ایک انسپکٹر پولیس تھے۔ وہ میرے متعلق ایک عرصہ سے حُسنِ ظن رکھتے تھے اور زیادہ تر ان ہی کی تحریک سے مجھے جماعت کراچی کی تربیت و اصلاح کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ میرے وہاں پہنچنے پر انہوں نے ایک تقریر کی اور میرے متعلق بہت کچھ نیک خیالات کا اظہار بھی کیا۔

جب میں نے کچھ عرصہ وہاں قیام رکھا تو مجھے بعض معزز افراد جماعت نے متواتر یہ اطلاعات دیں کہ امیر جماعت مرکز کے ناظران اور کارکنان کے متعلق سخت اعتراضات اور نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اور اس طرح جماعت کے افراد میں مرکز سلسلہ کے متعلق بدظنی اور انتشار پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں چنانچہ انہوں نے اس ضمن میں بہت سی مثالیں پیش کیں۔

میں نے اس خیال سے کہ جب مرکز سلسلہ نے ان کو امارت کے عہدہ پر مقرر کیا ہے تو ان کو اس کا اہل سمجھ کر ہی کیا ہے باقی کمزوریاں اور نقائص عام طور پر انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس میں نے ان احباب کو جو فرداً فرداً میرے پاس آئے اچھی طرح سمجھایا کہ

اگر وہ کسی بھائی کی کمزوری دیکھیں تو اول تو خطائے نظر تصور کر کے بدظنی سے بچیں اور اگر ان کو بغیر تجسس کے یقینی علم حاصل ہو تو کم از کم اس کی اصلاح کے لئے چالیس دن تک دعا کریں کہ اس کمزوری والے بھائی کی کمزوری اور نقص دور ہو

اور اپنے نفس کو بدظنی سے بچائیں تا کہ ان بعض الظن اثم کے ارشاد سے خود ہی گناہ گار نہ ہو جائیں۔ نیز بتایا کہ کسی بھائی کی کمزوری اور عیب کی اشاعت کرنا بہت ہی معیوب ہے۔ کیونکہ یہ غیبت ہے اور بعض مرویات میں الغِیبۃُ اشدمن الزناء یعنی غیبت کا گناہ زنا کے گناہ سے بھی بعض اوقات سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ زنا کے الفاظ بھی آئے ہیں کیونکہ زنا انسان حتی الوسع چھپ کر کرتا ہے۔ لیکن غیبت سے ایک شخص کے متعلق تمام سوسائٹی میں بدظنی پھیل کر اسلامی جماعت کی روحانی اور اخلاقی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے اور سلسلہء حقہ کی بدنامی ہوتی ہے۔ میرے اس طرح سمجھانے کے باوجود بعض افراد نے اصرار کیا کہ امیر صاحب جماعت میں مرکز کے متعلق عیب چینی کی عادت ابھی تک پائی جاتی ہے اور اس کی اصلاح ضروری ہے۔

چونکہ امیر جماعت محکمہ پولیس کے ایک ہوشیار افسر بھی تھے انہوں نے اپنی حکمت عملی سے یا کسی خیال سے جس کی تہ میں ممکن ہے نیکی ہی ہو ایک دن اتوار کو مجھے دعوت پر بلایا۔ جب کھانا کھا چکے تو انہوں نے سلسلہ کلام کا رخ مرکز سلسلہ کے افسران اور کارکنان کے خلاف پھیرا اور وہ تمام شکایات جو میں بعض دوستوں کی زبانی ان کے متعلق سن چکا تھا، انہوں نے دہرانی شروع کر دیں۔ میں نے ان کو درمیان میں روکنا پسند نہ کیا تا کہ وہ اپنے دل کا غبار نکال لیں۔

چنانچہ جب وہ سب کچھ کہہ چکے تو میں نے ان کو بطور ہمدردی اور خیر اندیشی سے کہا کہ آپ ایسے خیالات سے سچے دل سے توبہ کریں اس قسم کی بدظنیاں انسان کے ایمان کو فنا کر دیتی ہیں اور غیر مبائعین کا بدانجام بھی اسی وجہ سے ہوا ہے۔ گو آپ اپنے پیشہ کی وجہ سے اور لمبے عرصہ تک محکمہ پولیس کی ملازمت کی وجہ سے اپنی عادت تجسس اور بدظنی کی بنا چکے ہیں اور آپ کے محکمہ کا کام اسی تجسس اور شبہ پر

چلتا ہے۔لیکن شریعت حقہ بدظنی کو تقویٰ کے خلاف قرار دیتی ہے۔

بدظنی کے متعلق ایک واقعہ

چنانچہ میں نے اپنے بیان کی تشریح میں یہ واقعہ بھی عرض کیا کہ ایک دفعہ ماہ رمضان میں ایک روزہ دار شخص باہر سے کام کر کے آیا اور شدت بھوک اور پیاس کی وجہ سے کھانا کھانے بیٹھ گیا اس نے بھول کر کھانا بھی کھایا اور پانی بھی پیا اور اسے روزہ کے مطلق خیال نہ آیا۔ اس کو اس حالت میں بعض دوسرے اشخاص نے دیکھ کر لوگوں میں مشہور کرنا شروع کر دیا کہ فلاں شخص روزے نہیں رکھتا۔ بعض اور لوگوں نے جو اس کے اخلاص اور پابندی شریعت کو جانتے تھے اس کی تردید کی اور کہا کہ وہ روزے رکھتا ہے اور آج بھی اس نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ اس کے جواب میں معترضین نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے اس کو خود دن کے وقت کھانا کھاتے اور پانی پیتے دیکھا ہے۔ وہ آج قطعاً روزہ دار نہ تھا۔ یہ تکرار اور شور و غوغا سن کر بعض لوگ مسجد میں امام صاحب کے پاس پہنچے اور متنازعہ امر کا ذکر کیا۔ ابھی وہ اس بات کو بیان ہی کر رہے تھے کہ وہی شخص جس کے روزہ دار ہونے یا نہ ہونے کے متعلق بحث کر رہے تھے اتفاق سے مسجد میں آ گیا اور مسجد کے امام کی خدمت میں عرض کرنے لگا کہ میں ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں۔ میں خدا کے فضل سے روزے رکھتا ہوں اور آج بھی روزے سے تھا۔ لیکن جب باہر سے کام کاج کرتے ہوئے آیا تو آتے ہی بوجہ بھوک اور پیاس کے غلطی سے بھول کر کھانا وغیرہ کھا لیا مجھے اس وقت روزہ قطعاً یاد نہ تھا بعد میں مجھے یاد آیا کہ میں تو روزہ دار ہوں اور مجھ سے غلطی ہوئی ہے اب شریعت کی رو سے جو فتویٰ ہو اس سے مطلع کیا جائے۔

اس شخص کی یہ بات سن کر دونوں فریق جو اس کے متعلق جھگڑا کر رہے تھے حیران و ششدر رہ گئے اور وہ لوگ جو اس کے متعلق بدظنی میں مبتلا تھے بہت ہی شرمندہ ہوئے۔

اس قسم کی بہت سی مثالیں دے کر میں نے جناب امیر صاحب پر بدظنی اور نکتہ چینی کرنے کی عادت کی شناخت کو واضح کیا اور مرکزی کارکنوں کے درجہ اور مقام کے متعلق روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اہلِ بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب عطا کیا ہے۔ مقدس مرکز میں قیام کی توفیق دی ہے اور خلافت راشدہ حقہ کے فیوض سے براہِ راست متمتع فرمایا ہے۔ امیر صاحب اس پر چپ ہو گئے اور دعا کے بعد مجلس برخواست ہو گئی۔

میں نے اس کے بعد اپنی ماہوار رپورٹ میں دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کراچی اور اس کے امیر صاحب کے حالات اور خیالات کے متعلق بھی ذکر کر دیا اور جماعت کی اصلاح کے لئے درخواست دعا کی۔ ان دنوں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ ناظر دعوۃ و تبلیغ رخصت پر تھے اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ان کی جگہ پر قائمقام تھے۔ میری رپورٹ کے مرکز میں پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد مجلس مشاورت کے موقعہ پر امیر صاحب جماعت کراچی قادیان آئے اور دفتر میں آ کر میری رپورٹ بھی ملاحظہ کر لی۔ (محترم نیر صاحبؓ نے غلطی سے لیکن نیک دلی سے یہ رپورٹ ان کو دکھا دی۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تادیبی کاروائی بھی کی)

جب امیر صاحب مجلس مشاورت سے فارغ ہو کر واپس کراچی پہنچے تو مجھے ملے اور کہنے لگے کہ میں آپ کی رپورٹ مرکز میں جا کر پڑھ آیا ہوں جو کچھ آپ نے میرے متعلق لکھا ہے اس سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کس طرح کے آدمی ہیں۔ پھر غضب آلود ہو کر انہوں نے بہت سے نامناسب اور نازیبا کلمات میرے متعلق استعمال کئے حتیٰ کہ غصہ کی حالت میں شیطان کا لفظ بھی انہوں نے مجھے کہا۔

خیر! جو کچھ انہوں نے کہا میں خاموشی اور تحمل سے سنتا رہا جب وہ اپنا غبارِ خاطر نکال چکے۔ تو میں نے عرض کیا کہ میری نسبت جو الفاظ آپ نے استعمال کئے ہیں اگر فی الحقیقت میں ایسا ہوں تو آپ نے ایک برے کو برا کہہ کر امر واقعہ کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اگر میں ایسا نہیں جیسا کہ آپ نے میری نسبت کہا ہے تو آپ یاد رکھیں کہ آپ دینوی حکومت کے معزز کارکن ہیں اور میں بظاہر حقیر ہستی ہوں۔ لیکن سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کا سپاہی ہوں اور آسمانی حکومت کا نمائندہ ہو کر کراچی میں آیا ہوں۔ آپ نے میری نسبت سخت الفاظ استعمال کر کے میری توہین کی ہے اور مجھ پر ہی نہیں بلکہ آسمانی حکومت پر بھی حملہ کیا ہے آپ نہیں مریں گے جب تک کہ آپ اس توہین کا خمیازہ نہ بھگت لیں۔

میں اتنا کہہ کر اپنی قیام گاہ پر چلا آیا اور امیر صاحب کی اس کاروائی سے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ اطلاع کر دی۔ میں تقریباً چھ ماہ تک کراچی میں رہا۔ لیکن اس کے بعد امیر صاحب میرے ساتھ بے اعتنائی ہی برتتے رہے۔ اس کے بعد مرکز کے حکم سے میں واپس قادیان آ گیا۔

ازاں بعد امیر صاحب جماعت کراچی کے متعلق قضاو قدر نے ابتلا کی خطرناک صورت پیدا کی۔ اس کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ایک سندھی پیر کے مرید

نے ایک عورت کو اغوا کر لیا اور مغویہ عورت کو پیر صاحب کے ہاں روپوش کر دیا۔اس کی اطلاع پر امیر صاحب جماعت، جو انسپکٹر پولیس بھی تھے معہ پولیس گارڈ کے پیر صاحب کے گھر بغرض تفتیش پہنچے اور خانہ تلاشی کی بے حد کوشش کی۔لیکن پیر صاحب اور ان کے مریدوں نے خانہ تلاشی نہ ہونے دی۔آخر دنگا فساد تک نوبت پہنچی۔ جس میں انسپکٹر صاحب اور سپاہیوں کو شدید ضربات آئیں۔مغویہ عورت تو مکان سے اِدھر اُدھر کر دی گئی اور الٹا پولیس پر گھر کی پردہ نشین مستورات کی توہین کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔

اس مقدمہ میں شاخ در شاخ کئی الزامات بنالئے گئے اور انسپکٹر صاحب پولیس پر (۱۴) مقدمات مختلف لوگوں کی طرف سے دائر کرائے گئے۔اس دوران میں ان کو معطل کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد انسپکٹر سے سب انسپکٹر بنا دیا گیا۔ان انسپکٹر صاحب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے مجھے نہایت دردمندانہ خط لکھا کہ مجھے خوب معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مصائب در مصائب اور ابتلاء مجھ پر کیوں آرہے ہیں۔یقیناً یہ آپ کی توہین اور آپ کے متعلق درشت کلامی کا نتیجہ ہے جو مجھ نالائق اور عاصی سے سرزد ہوئی۔آپ خدا کے واسطے مجھے معاف فرمائیں اور میرے حق میں دعا فرمائیں۔اس کے بعد قادیان مقدس میں بھی آئے اور مجھ سے نہایت عاجزانہ طور پر معافی اور درخواست دعا کے ملتجی ہوئے۔

میں نے ان کو کہا کہ میں تو آسمانی سرکار کا ایک حقیر خادم ہوں۔آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک خلیفہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں اور ان کو راضی کریں۔تا کہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کو معاف فرما دے۔ چنانچہ انہوں نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی بار بار معافی اور دعا کے لئے عرض کیا اور مجھے بھی متواتر توجہ دلاتے رہے ان کی بار بار کی عاجزی اور انکساری سے اور اس خیال سے کہ ان کا ابتلاء اور مصائب شماتت اعداء کا باعث بن رہے ہیں اور جماعتی بدنامی کا موجب ہو گئے ہیں۔میرا دل رقّت اور درد سے بھر گیا اور میں نے خدا تعالیٰ کے حضور ان کی غلطی کی معافی اور ان کو ورطۂ مصائب سے نجات بخشنے کے لئے بہت دعا کی۔

رویت باری تعالیٰ

ایک رات جب میں اسی طرح دعا کرتا ہوا سویا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک اجتماع عظیم کے سامنے ایک بہت بڑے تخت پر جلوہ فروز ہیں۔میں اس مجمع میں انسپکٹر صاحب موصوف کو لے کر اس غرض کے لئے چلا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی غلطی کو معاف فرما دیں۔جب میں اور انسپکٹر صاحب اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچے تو حضرت رب العالمین نے ہمیں دیکھ لیا اور حاضر ہونے کی غرض بھی معلوم کر لی اور بلند آواز سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس کی خطا اس صورت میں معاف ہو سکتی ہے کہ وہ ان الفاظ میں ہم سے معافی طلب کرے پھر جو الفاظ اللہ تعالیٰ نے تمام مجمع کے سامنے فرمائے اور سب نے سنے وہ مندرجہ ذیل تھے:۔

(۱) ''اے خدا تجھے تیری اس رحمت کا واسطہ ہے جس کی تحریک سے تو نے اپنے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا تا وہ لوگوں کو تیرے فیض سے مستفیض ہونے کے لئے دعوت دیں تو مجھے معاف فرما''

(۲) 'اے خدا تیری اس رحمت کا واسطہ ہے کہ جس نے تجھے اس بات کا مستحق بنایا ہے کہ ساری مخلوق مستفیض ہونے کے لئے تجھ سے ہی دعا کرے تو مجھے معاف فرما'

میں نے صبح ہی انسپکٹر صاحب موصوف کو بلا کر یہ دعائیہ کلمات ان کو سکھا دیئے اور ساتھ ہی بشارت دی کہ یہ سب مصائب اور ابتلاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی دور ہو جائیں گے۔چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ایسا ہی ہوا اور وہ جملہ مقدمات سے باعزت بری ہوئے اور تنزلی کے بعد انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر دوبارہ فائز ہو گئے اور پھر اسی عہدہ سے پنشن پر آئے۔

میں نے ان کا نام عمداً نہیں لکھا تا کہ استخفاف کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔اکثر احمدی ان کو جانتے ہیں۔ان کی موجودہ زندگی بہت ہی مخلصانہ اور صالحانہ اور مجھ سے بھی وہ بہت محبت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا اور ہم سب کا خاتمہ بالایمان و العرفان و الرضوان فرمائے۔آمین ثم آمین

(حیاتِ قدسی، جلد سوم، صفحہ ۲۷ تا ۲۸)

ریکارڈ کی درستگی

نحن انصار اللہ کے گذشتہ شمارے میں ''قدریات'' کے عنوان سے لکھے گئے ایک مضمون میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ محترم عبیداللہ علیم صاحب پاکستان ٹیلی ویژن کے پروگرام ''کسوٹی'' کے میزبان بھی رہے۔ادارہ اس بات کی درستگی کرتا ہے کہ اس پروگرام کے میزبان کا نام محترم عبیداللہ بیگ تھا۔محترم عبیداللہ علیم صاحب پاکستان ٹیلی ویژن کے ساتھ بطور پروڈیوسر وابستہ رہے۔قارئین درستگی فرمالیں۔

******

تاریخ مجلس انصاراللہ پر ایک طائرانہ نظر

سید طارق احمد شاہ۔ نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ کینیڈا

پہلا دور

تاریخ مجلس انصاراللہ کا ایک مختصر جائزہ انصار بھائیوں کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ مجلس انصاراللہ کی تنظیم کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مجلس انصاراللہ کا پہلا دور وہ ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک خواب کی بناء پر ایک انجمن مجلس انصاراللہ کی بنیاد رکھی۔ اس وقت آپ کی عمر صرف ۲۱ سال تھی۔ یہ زمانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خلافت کا تھا۔ اس وقت آپ میاں محمود کے نام سے معروف تھے۔ آپ نے حضرت خلیفہ اولؓ کی اجازت سے 19 اپریل 1911ء کو اس انجمن مجلس انصاراللہ کا قیام فرمایا۔ اس وقت مجلس انصاراللہ کی ممبر شپ عام نہیں تھی۔ بلکہ اس کے لئے یہ شرط تھی کہ جو بھی اس مجلس کا رکن بننا چاہتا ہے وہ 7 مرتبہ استخارہ کرے اور اس کے بعد اگر اس کا دل مطمئن ہو تو وہ اس مجلس کا ممبر بن سکتا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ اس انجمن کے پہلے ممبر بنے۔ اس انجمن میں بعض اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شامل تھے جیسے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس مجلس کے لئے جو قواعد مقرر کئے وہ مندرجہ ذیل تھے:۔

۱۔ اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے اور جب موقع ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے، جو اپنے گاؤں یا شہر میں کرسکیں وہاں کریں جنہیں زیادہ موقع ملے وہ اور علاقہ میں بھی جائیں۔

۲۔ ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہے۔

۳۔ ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے اور لڑائی جھگڑوں سے بچے۔ خصوصاً جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کرلیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کرلیں۔

۴۔ ہر ایک قسم کی بدظنّیوں سے بچے جو اتفاق و اتحاد کو کاٹتی ہیں۔

۵۔ ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جس کے یہ کام سپرد ہو اطلاع دیں کہ انہوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا ہے۔

۶۔ اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہیں اور تعلق بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے لئے دعا کریں اور حدیث صحیحہ کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں۔

۷۔ تسبیح و تحمید میں کوشش کریں اور حضور ﷺ پر کثرت سے درود بھیجیں۔ نماز کے علاوہ درود پڑھتے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدّنظر رکھیں۔

۸۔ اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں۔

۹۔ نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کے لئے بھی کوشش کریں کیونکہ روحانی ترقیات نوافل سے ہوتی ہیں۔

دوسرا دور

مجلس انصاراللہ کا دوسرا دور وہ تھا جب حضرت المصلح الموعودؓ نے ۱۹۲۶ء میں ایک نئی انجمن انصاراللہ کے نام سے قائم فرمائی۔ اس انجمن کا بنیادی مقصد نئی نسل کی اصلاح، ان میں خدمت دین کا جذبہ ابھارنا، اور انہیں اس قابل بنانا تھا کہ وہ آئندہ کی ذمہ داریوں کو کماحقہ سنبھال سکیں۔

تیسرا دور

مجلس انصاراللہ کا تیسرا دور وہ تھا جب حضرت المصلح الموعودؓ نے تمام جماعت کو مختلف ذیلی تنظیموں میں تقسیم فرمادیا جن میں لجنہ اماء اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ شامل تھیں۔ جماعت کے ایسے مرد جو ۴۰ سال سے اوپر تھے انہیں مجلس انصاراللہ میں شامل کیا گیا۔ پہلی انجمن مجلس انصاراللہ کی رکنیت عام نہیں تھی لیکن تیسری مجلس انصاراللہ میں ہر احمدی مرد جو چالیس سال سے اوپر ہے اس کی رکنیت لازمی ہے۔ جماعت کا ہر فرد جو چالیس سال سے اوپر

ہے وہ از خود اس مجلس انصاراللہ کا رکن ہے۔

حضرت المصلح الموعودؓ نے اس مجلس انصاراللہ کا پہلا پریذیڈنٹ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو مقرر فرمایا۔

اس کے علاوہ مولوی عبد الرحیم صاحب دردؓ، چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحبؓ کو سیکرٹری نامزد فرمایا اور انہیں ہدایت کی کہ قادیان میں جو احمدی بھی چالیس سال سے زائد عمر کے ہیں انہیں فوراً اس تنظیم میں شامل کیا جائے۔البتہ بیرونی جماعتوں میں اس وقت اس عمر کے افراد کی شمولیت کو طوعی رکھا گیا۔مگر یہ پابندی لگا دی گئی کہ کوئی شخص امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکریٹری نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ کسی ذیلی تنظیم یعنی خدام الاحمدیہ یا انصاراللہ کا ممبر نہ ہو۔

اس کے بعد حضرت المصلح الموعودؓ نے ۲۳ اگست ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں اعلان فرماتے ہوئے تمام افراد جماعت جو چالیس سال سے اوپر ہیں ان کی شمولیت اس تنظیم میں لازمی قرار دے دی۔حضورؓ نے فرمایا "میں سمجھتا ہوں ہر وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے لیکن وہ اس میں شامل نہیں ہوا اس نے ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اگر کوئی ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصاراللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے"۔

مجلس انصاراللہ کا پہلا مقامی اجتماع

مجلس انصار اللہ کا پہلا مقامی اجتماع 25 دسمبر 1941ء کو مسجد اقصیٰ میں حضرت نواب چوہدری محمد دین صاحب ؓ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے تحریک وفرائض انصاراللہ کے موضوع پر تقریر کی۔

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع مؤرخہ 25 دسمبر 1944ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مختلف خطبات کی روشنی میں مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض و غایت مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ جماعت میں نیکی وتقویٰ پیدا کرے، اسلامی عقائد کو ذہن نشین کرائے، اعمال خیر کی ترویج میں کوشاں ہو اور اچھی تربیت کے سامان پیدا کرے۔

۲۔ نمازوں کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دے۔

۳۔ قران کریم کے سیکھنے اور سکھانے کا اہتمام کرے اور احکام شریعت کی حکمتیں لوگوں پر واضح کرے۔

۴۔ اجتماعی اور انفرادی تبلیغ بالخصوص رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کی طرف متوجہ ہو۔

۵۔ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لے۔

۶۔ قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے اسے ترقی کے میدان میں آگے بڑھائے۔

۷۔ جماعت میں بیداری پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کی کوشش کرے اور اس غرض کے لئے دوسری تنظیموں سے تعاون کرے تا کہ جماعتی اتحاد میں کوئی رخنہ واقع نہ ہو۔

مجلس انصاراللہ میں امسال شامل ہونے والے انصار

کے اعزاز میں تقریبات کا اہتمام

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مجلس انصاراللہ میں شامل ہونے والے افراد جماعت کو خوش آمدید کہنے کے لیئے مرکزی اور مقامی سطح پر استقبالیہ کی تقاریب کا اہتمام کیا گیا۔ مختلف مقامات پر ہونے والی ان تقاریب میں انصار بھائیوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ان استقبالی اجلاسات کا مقصد نئے آنے والے انصار کو مجلس انصاراللہ کے بنیادی ڈھانچے سے آگاہی کے ساتھ ساتھ اس امر سے بھی آگاہ کرنا کہ مجلس انصاراللہ میں شمولیت ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ ہر آنے والا دور اپنے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی لاتا ہے۔ مقررین نے شاملین کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ وہ کبھی بھی

اس خیال کو ذہن میں نہ آنے دیں کہ فعال دور اب ختم ہوا اور اب آرام وسکوں اور خاموش عبادت کا وقت ہے۔ بلکہ سب کو اسی تندہی اور چستی سے خدمت دین کا کام جاری رکھنا چاہیے جیسا انہوں نے بطور ایک خادم کے کیا۔ نئے آنے والے دوستوں کو باور کروایا گیا کہ اب ان پر ایک اضافی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ نہ صرف اپنے بلکہ اپنے اہل وعیال خصوصاً بچوں کی تربیت، طرز عمل اور احسن پرورش کے بھی ذمہ دار ہیں۔ چالیس سال کی عمر ایسی ہے کہ جسمانی قویٰ رو بہ زوال ہو جاتے ہیں لیکن یہی زمانہ روحانی قویٰ کی نمو کا زمانہ ہوتا ہے۔ یہی وہ عمر ہے جب انسان

منصب نبوت پر فائز کیا جاتا ہے۔ لہذا انصاراللہ میں شمولیت کے ساتھ ہی انسان ک
بکثرت تلاوت قرآن کریم اور باقاعدہ نماز تہجد جیسے روحانی مجاہدات کی طرف
خاص توجہ کرنی چاہیے۔ سب انصار کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ و
نوجوانوں کے لیئے رول ماڈل ہیں لہذا زندگی کے ہر میدان میں ان کا طرز عمل

مثالی ہونا چاہیے۔ انصار کو اس طرف بھی توجہ دلائی گئی کہ روحانیت کے ساتھ ساتھ باقاعدہ جسمانی ورزش اور فعال طرز زندگی بھی ہر ناصر کے لیئے بے حد ضروری ہے۔ ا
تقاریب میں مقامی عہدیداران کے علاوہ جہاں ممکن ہوا صدر صاحب انصار ا
کے ساتھ ساتھ مجلس انصاراللہ کینیڈا کے عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ امسا
بفضل خدا تقریباً 175 نئے انصار مجلس انصاراللہ کے رکن بنے۔

بسلسلہ پیشگوئی مصلح موعودؓ

''وہ دل کا حلیم ہوگا!''

از قلم: احتجاج علی زبیری مرحوم

دنیا کے کناروں تک شہرت پانے والے ''موعود فرزند ارجمند گرامی ء دلبند'' حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعلق امام آخرالزماں علیہ السلام نے خدائے علوم الغیوب سے خبر پا کر ''پیشگوئی مصلح موعود'' میں جن باون علامتوں کا ذکر فرمایاان میں دوعلامات یہ بھی تھیں:

(1) وہ دل کا حلیم ہوگا۔

(2) وہ حسن واحسان میں تیرانظیر ہوگا

زیرِ نظر دلپذیر واقعہ جہاں مندرجہ بالا صفاتِ حمیدہ پر حرفِ صداقت کی سند رکھتا ہے وہاں اہلِ بصیرت کے لئے دیدۂ عبرت نگاہ بھی ہے کہ اس واقعہ میں مذکورہ شخص برصغیر کی وہ شخصیت تھی جسے ''بابائے صحافت'' کہا جاتا ہے۔ جس کی شعلہ بیانی اور طلاقتِ لسانی میں تلوار کی کاٹ، سیلاب کی سی روانی اور طوفان کی سی تیزی تھی۔ جس نے اپنی افتادِ طبع کے باعث کبھی تو معاندینِ احمدیت کے طائفۂ احرار کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے اپنی عمرِ عزیز کا طویل عرصہ اپنے اخبار ''زمیندار'' کی توپوں سے جماعت احمدیہ پر شدید نثری وشعری گولہ و بارود داغنے میں صرف کیا۔ مثلاً 1936ء میں مولانا ظفر علیخاں نے جماعت احمدیہ کیخلاف لکھے گئے اپنے شعری مجموعہ ''ارمغانِ قادیان'' (تحفہ قادیان) میں لکھا۔

تم کو گر منظور ہے سیرِ دو جہانِ قادیاں

اے مسلمانو! خریدو ''ارمغانِ قادیاں''

جی کو بہلاؤ گے کیونکر گر نہ لو گے یہ کتاب

کیونکہ مٹ جانے کو ہے نام ونشاں قادیاں

اور کبھی احراریوں سے ٹھن گئی تو انہیں امرتسر کی مسجد خیرالدین کے ایک جلسہ (منعقدہ 13/مارچ 1936ء) میں یوں رگیدا:

''احراریو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود (امام جماعت احمدیہ۔ ناقل) کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے؟ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں ،مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے''

(''ایک خوفناک سازش'' صفحہ 195 از: مظہر علی اظہر جنرل سیکرٹری مجلسِ احرار ہند)

اسی طرح احراریوں کے متعلق اپنی ایک مشہور نظم (مطبوعہ: اخبار زمیندار 10/اگست 1935ء ٹائٹل پیج) میں لکھا۔

پنجاب کے احرار ☆ اسلام کے غدار!

نیرنگئ زمانہ ملاحظہ ہو کہ ''بابائے صحافت'' مولانا ظفر علی خاں صاحب، جب 46-1945ء کے انتخابات میں قائداعظم کی مسلم لیگ کے ٹکٹ پر صوبائی انتخابات میں کھڑے ہوئے تو ان کے طویل مخالفِ احمدیت کردار کے باوجود، ان کے اس ریکارڈ کو نظر انداز کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ان کے حلقۂ انتخاب کی احمدی جماعتوں کو (فقط مطالبۂ قیام پاکستان کی خاطر) مولانا موصوف کو ووٹ دے کر کامیاب کرانے کی خصوصی تاکید فرمائی اور وہ کامیاب بھی ہوئے۔ اسی طرح جب اپنی عمر کے آخری ایام میں مولانا مرحوم شدید بیماری اور کسمپرسی کی حالت میں اس طرح پڑے تھے کہ وہاں ان کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا تب وہی حلیم الطبع انسان، جس کے خلاف مولانا موصوف عمر بھر اپنا انتہائی زورِ قلم صرف کرتے رہے، ان کے کس طرح کام آیا... ذیل کا واقعہ اس عالی ظرف انسان کے دل کے حلیم ہونے پر دلالت کرتا ہے... جو اپنوں اور غیروں کی ہر ہر چوٹ سہنے کے باوجود اپنے دل سے نکلے ان منظوم الفاظ پر اپنے قول وفعل کے ساتھ ہمیشہ کاربند نظر آیا کہ۔

تم نے سو بار مجھے نیچا دکھانا چاہا

پر مرے دل کی مروّت ہے کہ جاتی ہی نہیں

(کلامِ محمودؓ)

مکرم احتجاج علی زبیری صاحب مرحوم آف اٹک (پاکستان) کا تحریر شدہ یہ واقعہ ابتداً 1970ء کے عشرے میں شائع ہوا۔ قارئین کی دلچسپئ طبع کی خاطر ذیل میں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

کچھ دن ہوئے کسی نے یہ خبر سنائی کہ لاہور کے ایک صحافی شورش کاشمیری نامی نے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت نے حضرت مولانا ظفر علی خان کا مزار سنگِ مرمر کا نہ بنوایا تو وہ اور مجید نظامی صاحب اپنے صرفے سے اسے سنگِ مرمر کا بنوائیں گے۔ میں نے تصدیق کے طور پر وہ اخبار منگوایا اور یہ اعلان بچشم خود پڑھا۔ اسے کہتے ہیں مُردے کے منہ کو مکھن لگا کر اعلان کرنا کہ ہمارا تو مکھن کھاتا مرا ہے۔ جب حضرت موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھے اس وقت ان ظفر علی خان پرستوں کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ سچ ہی فرمایا تھا حضرت علامہ اقبال نے ع

بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو!

جب وہ مردِ حر، انتہائی بے کسی و بے بسی میں بستر علالت پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا تھا تو یہ بازی گری میں مصروف تھے لیکن اب چونکہ ان کے نام پر پرچہ زیادہ بک رہا ہے کچھ نقدی ہاتھ آ جاتی ہے اس لئے آج انہیں یہ بھی یاد آ گیا ہے کہ

''رہا ہے لرزہ براندام قادیان شورش
بڑا ثواب کمایا ظفر علی خان نے''

نہ جانے کیوں شورش کا یہ اعلان پڑھتے ہی مولانا ظفر علی خان کے آخری ایّامِ علالت کی ایک ایک تفصیل میرے ذہن میں کلبلانے لگی اور میں نے فیصلہ کیا کہ اپنے سینے میں گزشتہ سولہ سال سے مدفون ایک تاریخی راز لکھ کر ظفر علی خان کو اونے پونے بیچنے والے، ان اسلاف فروشوں کو یہ بتا ہی دوں کہ جب وہ خادم ملتِ بیضا، انتہائی بے بسی و بے کسی کے نرغے میں تھا اس وقت اس پر کسی نے احسان کر کے ثواب کمایا تھا؟

دوالاٹمنٹیں دو قبضے:

1956ء میں میں مری میں متعین تھا۔ اس سال مری میں پہلی بار امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ زیورچ سے علاج کے بعد مری تشریف لائے تھے۔ انہیں ایک کوٹھی خیبر لاج نامی الاٹ کی گئی تھی جس کا قبضہ مجھے دینا تھا۔ میں نے اس کوٹھی کا ان کے نمائندے کو اس وقت تک قبضہ نہ دیا جب تک ان سے پورا کرایہ وصول نہ کر لیا کہ محکمے کے ان دنوں ایسے ہی احکام تھے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ جب یہ بات حضورؓ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا:۔

''میں خوش ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض دیانتداری سے انجام دیئے۔ جب حکومت کا قاعدہ یہ ہے کہ کرایہ پیشگی ادا کیا جائے تو آپ نے ادائیگی سے پہلے کوٹھی کا قبضہ لینے کا مطالبہ ہی کیوں کیا؟''

اس کے چند دن بعد ایک روز میرا ایک انسپکٹر گھبرایا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا:۔

''باہر مولانا ظفر علیخان کی موٹر آئی ہے۔ مولانا بیمار بلکہ نیم بے ہوش ہیں اور ان کی بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ الاٹ شدہ کوٹھی کا قبضہ ان کو دے دیا جائے۔ کرایہ کا چیک بعد میں دے دیا جائے گا۔''

چونکہ ان دنوں حکومت نے سختی سے تاکید کی تھی کہ تمام کرایہ پیشگی وصول کئے بغیر کسی کو کوٹھی کا قبضہ نہ دیا جائے خواہ الاٹی کوئی ''وی۔ آئی۔ پی'' ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم مجھے جونہی یہ معلوم ہوا کہ یہ مولانا ظفر علی خان ہیں تو فوراً انسپکٹر کو حکم دیا کہ ابھی جا کر قبضہ دے دو اور ساتھ ہی میں نے دفتر آ کر اپنے ایک دوست کو فون کیا کہ مجھے چھ سو روپے کی فوری ضرورت ہے اتنا ہی کرایہ تھا کوٹھی کا---- کچھ دیر کے بعد رقم آ گئی اور میں نے اسے مولانا کے حساب میں جمع کرا دیا اور خود کوٹھی پر پہنچا اور خاتون محترمہ سے عرض کیا کہ:

''میں ان کوٹھیوں کا افسر انچارج ہوں اور میرا فرض ہے کہ ایسے وقت میں آپ کی خدمت کروں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا تکلف ارشاد فرمائیں۔''

محترمہ نے کچھ کرسیوں، ایک صوفے، پلنگ، کموڈ اور دریوں کا مطالبہ فرمایا جو فوراً پورا کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک بار پھر میں نے عرض کیا کہ جس وقت بھی کسی چیز کی ضرورت پڑے بلا تکلف مجھے حکم بھجوا دیا جائے۔ میں چوکیدار کو خاص طور پر یہ ہدایت کر کے واپس اپنے دفتر آ گیا کہ وہ مولانا اور ان کی فیملی کا خاص خیال رکھے۔

عبرت کی جا ہے:

جس کاٹج میں میری رہائش تھی وہ پہاڑی کے اوپر واقع تھا اور سامنے مولانا کی کوٹھی تھی۔ درمیان میں سڑک تھی میں ہر روز صبح دفتر جاتے ہوئے مولانا کی مزاج پرسی کرتا۔ گھر سے کسی ضرورت کے بارے میں دریافت کرتا دفتر سے واپسی پر بھی میرا یہی معمول تھا۔ میں نے ہی نہیں، سینکڑوں (بلکہ ہزاروں بھی کہوں تو جھوٹ نہ ہوگا) افراد نے دیکھا کہ:

مولانا کو ان کا ایک نوکر (جو غالباً پٹھان تھا) ہر روز صبح کوٹھی کے لان میں کرسی پر بٹھا دیا کرتا تھا اور کرسی کے ساتھ لگی پٹی مولانا کی کمر سے باندھ دیتا تھا تاکہ

مولانا بے ہوشی یا نیم بیہوشی میں کرسی سے گر نہ پڑیں۔ مولانا غروب آفتاب تک اسی لان میں کرسی پر تن تنہا پڑے رہا کرتے اور کبھی کسی نے اُن کے پاس گھر کا آدمی تو کیا کوئی خدمت گار بھی نہ دیکھا۔

مولانا کی اس وقت حالت یہ تھی (جس کا ہزاروں افراد نے مشاہدہ کیا) کہ وہ نہ بول سکتے تھے نہ چل پھر سکتے تھے اور نہ اُٹھ بیٹھ سکتے تھے مجبور اور معذور تھے۔ منہ سے ہر وقت رال ٹپکتی رہتی تھی۔ اسی کرسی پر ہی ان کا پیشاب پاخانہ نکل جاتا اور انہیں سنبھالنے والا وہاں کوئی نہ ہوتا۔ میرے پڑوس کی کوٹھی میں ایک کرنل صاحب رہا کرتے تھے جن کو میں اپنے کاٹج سے مولانا کی کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا کرتا تھا۔

''دیکھو۔ یہ وہ شخص ہے، جو جب جلسوں میں بولتا تھا تو کوئی اس کا ثانی نہ تھا اس کا قلم تلوار اور زبان للکار تھی۔ اس کی شہرت ہندوستان و پاکستان میں خود ایک مثالی تھی مگر آج اسی شخص کا یہ حال ہے کہ کوئی پوچھنے والا اور دیکھنے والا بھی نہیں۔''

میرے یہ کہتے ہی کرنل صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکلا ع

''یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے!''

ڈاکٹروں کا جواب:

ایک روز جب میری ڈیوٹی بطور پروٹوکول افسر تھی اور مجھے ایک اعلیٰ افسر سے ملنے کے لئے سرکٹ ہاؤس جانا تھا۔ میں اپنے معمول کے مطابق مولانا کی کوٹھی پر گیا (کہ وہاں جاتا اور ان کے پاس ہی گند اور بدبو کی پروا کئے بغیر بیٹھ جاتا اور ان کے پاؤں دباتے ہوئے دل ہی دل میں افسوس کرتا کہ ایک عظیم رہنما کے آخری ایام کس کسمپرسی میں گزر رہے ہیں۔ یہ معمول میرے روز کے پروگرام کا ایک حصہ بن چکا تھا) تو دیکھا کہ مولانا کمرے میں بستر پر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں تمام بستر بدبو سے اٹا پڑا ہے۔ میں نے کوٹھی کے دوسری طرف جا کر زور زور سے آوازیں دیں تو بہت دیر کے بعد ایک نسوانی آواز آئی۔ میں نے کہا:

''مولانا کی حالت بہت خراب معلوم ہوتی ہے اور انہیں دیکھنے والا کوئی نہیں ہے؟''

اندر سے آواز آئی

''کسی ڈاکٹر کو لا کر دکھا دیں۔''

یہ سن کر مارے حیرت کے میرا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ مولانا کی کوٹھی کشمیر پوائنٹ جی پی او کے قریب تھی اور میں سرکٹ ہاؤس (پنڈی پوائنٹ) کی طرف جا رہا تھا۔ میں نے جاتے ہوئے تین ڈاکٹروں سے جو میرے دوست تھے درخواست کی کہ وہ جلد جا کر مولانا ظفر علی خان کو دیکھیں۔ واپسی پر میں نے باری باری تینوں سے دریافت کیا کیوں بھئی مولانا کو دیکھ آئے ہو تو سب نے ایک ہی جواب دیا۔

''زبیری صاحب! ڈاکٹر لوگ گندگی وغیرہ سے تو نہیں گھبراتے۔ یہ ہمارا رات دن کا کام ہے مگر وہاں تو کوئی ہے ہی نہیں جس سے کچھ پوچھیں یا جو کچھ بتائے۔ بس آوازیں دے دے کر واپس آ گئے ہیں۔''

یہ سن کر مجھے اتنا صدمہ اور دکھ ہوا کہ جس کا اظہار لفظوں میں کرنا میرے بس میں نہیں۔ اس وقت رات کے ساڑھے دس بج چکے تھے۔ میرے دل میں جانے کیا آئی میں وہاں سے سیدھا ''خیبر لاج'' پہنچا اور کسی نہ کسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف بازیابی حاصل کیا۔ حضورؓ اس وقت قرآن کریم کی تفسیر لکھوانے میں مصروف تھے۔ مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔

''زبیری صاحب! آپ کیسے آئے اِس وقت؟''

میں نے عرض کی۔

''حضور! تخلیئے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔''

آپ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرے کندھے پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے مجھے ڈرائنگ روم میں لے گئے میں نے بہت رکتے جھجکتے مختصر فقروں میں عرض کیا:۔

حضور! مولاؔنا ظفر علی خان بہت بیمار ہیں۔ انہیں دیکھنے والا اور ان کی تیمارداری کرنے والا کوئی نہیں ہے میں تین ڈاکٹروں کے پاس گیا تھا مگر تینوں نے وہاں جانے سے انکار کر دیا ہے۔''

یہ کہتے ہوئے میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

ڈاکٹروں کی ایک ٹیم:

حضورؓ نے فوراً اپنے بیٹے ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو آواز دی۔ جب وہ آ گئے تو پوچھا کہ ہمارے ساتھ اس وقت کتنے ڈاکٹر ہیں؟ اب یہ یاد نہیں رہا کہ انہوں نے کتنی تعداد بتائی---- دراصل جب آپ زیورچ سے مری تشریف لائے تھے تو ڈاکٹروں کی ایک کھیپ نے اپنا وقت آپ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا پھر آپ نے چند ڈاکٹروں کا نام لے کر حکم فرمایا:۔

''یہ ڈاکٹر آج سے مولانا ظفر علی خان کا علاج کریں گے۔ جاؤ ان سے کہہ دو کہ فوراً مولانا کو جا کر دیکھیں اور جس دوائی کی ضرورت ہو وہ بازار سے خریدیں۔ جو دوائی مریؔ میں نہ ملے اسے میری موٹر لے کر پنڈیؔ سے لائیں علاج کا سارا خرچہ میں ادا کروں گا۔''

میرے منہ سے یہ ارشاد سنتے ہی نکلا۔ اللہ اکبر! الحمد اللہ! جب تک مولانا بیمار ہیں یہ سب ان کی تیمارداری کریں گے۔ ان کے آرام کا خیال رکھیں گے سبحان اللہ۔ آپنے فرمایا:۔

''اب تم میری فکر نہ کرو بلکہ مولانا کا دھیان رکھو''

بیشک یہ ظرف خدائے دوجہاں صرف اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ اپنے مرشد و آقا کی خدمت کے لئے آئے ہوئے ڈاکٹر یہ حکم سنتے ہی فوراً مولانا ظفر علی خان کی خدمت میں پہنچ گئے۔ کچھ دوائیں دیں پھر کچھ انجکشن لگائے اور اس وقت تک وہاں سے نہ ہلے جب تک آپ کی طبیعت نہ سنبھل گئی۔ جب دوسری صبح ڈاکٹروں کی یہ ٹیم بعض احمدی حضرات کے ساتھ مولانا کی کوٹھی کی طرف چلی تو میں بھی ساتھ ہولیا۔

مولانا حسب سابق تن تنہا ایک کرسی پر جس کے چاروں طرف ایک پٹی بندھی ہوئی تھی سر لٹکائے بیٹھے تھے۔ منہ سے رالیں گر رہی تھیں۔ پاجامہ پاخانے سے بھرا ہوا تھا اور اس قدر بدبو اور تعفن تھا کہ کھڑا ہونا دشوار تھا اور مولانا کے چاروں طرف مکھیوں کی بھنکار اور بھنبھناہٹ تھی۔

مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب نے جھک کر مولانا کو بتایا کہ حضرت صاحب نے یہ ڈاکٹر صاحبان آپ کی خدمت میں بھیجے ہیں اور آپ کے علاج پر مامور فرمائے ہیں۔ مولانا نے یہ سن کر ایک بار سر اٹھایا اور جیسے کہا ہو کہ ---''ہیں!''---

مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب نے انہیں پھر قدرِ بلند آواز میں بتایا کہ یہ ڈاکٹر صاحبان آپ کی خدمت کے لئے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے بھیجے ہیں اور انہیں آپ کے علاج، خدمت اور تیمار داری پر مامور فرمایا ہے۔ یہ سنتے ہی مولانا نے ایک بار پھر سر اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے...

مجھے اس وقت یوں محسوس ہوا جیسے ان کا ہر آنسو کہہ رہا ہو کہ آج کہاں گئے میرے مداح اور نعرے لگانے والے۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں ''زمیندار'' اخبار کی کمائی کھانے والے...! یہ منظر دیکھ کر میری زبان پر بھی وہی مصرع جاری ہو گیا جو میرے پڑوسی کرنل صاحب مولانا کی اس کسمپرسی میں دیکھ کر پڑھا کرتے تھے ع

''یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے''

پھر یہ ڈاکٹر صاحبان اس وقت تک مولانا کی خدمت پر مامور رہے جب تک مولانا مری میں قیام فرما رہے یہاں تک کہ وہاں سے اپنے آبائی گاؤں کرم آباد تشریف لے گئے۔

اختر علی خان کی دعوت:

انہیں دنوں ایک دفعہ مولانا ظفر علی خان کے صاحبزادے مولانا اختر علی خان مری آئے اور میں نے ان کا کھانا کیا۔ اس دعوت میں میرے عزیز دوست (شاعر) سید مصطفیٰ زیدی مرحوم سی ایس پی کرنل ایم گیلانی اور کئی معزز دوست بھی تھے۔ غالباً جسٹس ایس اے رحمان کے برادرِ نسبتی بھی تھے اور ایک صاحب اور جو تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور ان دنوں کہیں سیشن جج ہیں، کھانے کے دوران جو مجھے مولانا ظفر علی خان کی کسمپرسی یاد آ گئی تو مجھ سے نہ رہا گیا اور باتیں کرتے کرتے میرا لہجہ بلند ہو گیا۔ غصہ آ گیا اور میں نے اپنے مہمان سے کہا:

''اختر علی خان! تمہارے والد کی یہ حالت ہے اور تم لوگوں کو کوئی فکر یا پرواہ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ زمیندار اخبار، یہ زمیندار بلڈنگ، یہ عیش و عشرت سب اسی مردِ مجاہد کی بدولت ہے۔ تمہارا جو نام مولانا اختر علی خان ہے وہ اسی شخص کی عزت کی وجہ سے ہے جس کا نام ''مولانا ظفر علی خان'' ہے۔ جس کا کمرہ ہر وقت گند اور بدبو سے اٹا رہتا ہے اور جس کا کوئی پُرسانِ حال نہیں۔''

یہ کہتے کہتے مجھے جوش آ گیا اور میں نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

''یاد رکھو! جس نے اپنے باپ کے ساتھ جو سلوک کیا۔ اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔''

القصہ میں جذبات میں بعض ایسی باتیں بھی کہہ گیا جو مجھے نہیں کہنی چاہئے تھیں کہ اختر علی خان اس وقت میرے مہمان تھے۔ مگر وہ بھی عجیب شخص تھے وہ جواباً صرف ہنستے رہے اور قہقہے لگاتے رہے اور بات بات پر یہ کہتے رہے کہ:

''میں تو چند روز کے لئے مری کی سیر کو آیا ہوں پھر بہت جلد گورنمنٹ کی طرف سے جاپان جا رہا ہوں۔''

گویا انہیں اپنے جاپان جانے کے شوق میں اپنا وہ عظیم باپ بھی بھول گیا تھا جو دوسرے جہاں کو جانے کے لئے رختِ سفر باندھ رہا تھا۔ اور پھر ایک دن سب کے سامنے مولانا اختر علی خان بھی مفلوج ہو کر لقمہ اجل بن گئے اور آج کوئی ان کا نام تک نہیں لیتا۔

صحافت فروش ٹولے اور افراد ہیں کہ کبھی ان کی شاگردی کا ڈھنڈورا پیٹ کر اور کبھی ان کی سوانح حیات لکھ لکھ کر پیسے کما رہے ہیں۔ کماتے رہے ہیں۔ اور کماتے رہیں گے! اور کیوں نہ کمائیں، فطرت ہی تاجرانہ پائی ہے۔

کیا وہ اپنی تصانیف لطیف میں اس آخری سچے اور آنکھوں دیکھے باب کا اضافہ کرنا بھی پسند فرمائیں گے؟ دیدہ مائد

ہونٹوں پہ آہ سرد جبینوں پہ غم کی دھول
آنکھوں میں سیلِ اشک چھپائے ہوئے چلا
دن ڈھل گیا تو درد نصیبوں کا قافلہ
کاندھوں پہ آفتاب اُٹھائے ہوئے چلا
ثاقب زیروی

مصلح موعودؓ سپورٹس ریلی کا انعقاد

رپورٹ: محمود احمد چغتائی

مورخہ 2 مارچ 2013ء بروز ہفتہ مجلس انصاراللہ کینیڈا نے یومِ مصلح موعودؓ کی مناسبت سے مصلح موعودؓ سپورٹس ریلی کا ایوانِ طاہر میں انعقاد کیا۔ اس ریلی میں ٹورنٹو اور گردونواح کی جماعتوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کھیلوں کی اس ریلی کا آغاز روائتی انداز میں ایک اجلاس سے ہوا جس کی صدارت نائب امیر کینیڈا مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم خالد داؤد صاحب نے مصلح موعودؓ کے عنوان سے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے ریلی کے انعقاد کی افادیت بیان کی اور امیر جماعت کینیڈا مکرم ملک لال خان صاحب کا خصوصی پیغام شرکاء ریلی کو پڑھ کر سنایا۔ دعا کے بعد کھیلوں کا آغاز ہوا۔

کھیلوں کے آغاز سے قبل انصار بھائیوں نے ہلکی پھلکی ورزش کی۔ بعد ازاں اجتماعی اور انفرادی کھیلوں کا آغاز ہوا۔ کھیلوں میں والی بال، باسکٹ بال تھرو، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور میوزیکل چیئر کے مقابلہ جات میں انصار نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ یوں تو تمام ہی مقابلے بڑے دلچسپ رہے لیکن والی بال کا فائنل میچ انتہائی سنسنی خیز رہا جس میں یارک ریجن کی ٹیم نے جی ٹی اے، سنٹرل کی ٹیم کے مقابلے میں کئی بار خسارے میں جانے کے باوجود آخر کار فتح حاصل کی۔

تقریباً ساڑھے چار بجے شام اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت کلامِ پاک کے بعد نائب صدر دوئم مکرم رفیق احمد قمر صاحب نے حاضرین سے حضرت مصلح موعودؓ کی پاک زندگی کے حوالہ سے سوالات کیئے۔ انصار نے بڑی گرمجوشی سے ان سوالات کے جواب دیئے اور موقعہ پر ہی انعامات پائے۔ آخر پر مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے کھیلوں میں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیئے۔ اسی پر دعا کے ساتھ اس بابرکت پروگرام کا اختتام ہوا۔

باسکٹ بال فری تھرو (Under 55)

اوّل: نصر اللہ خان صاحب

دوم: غلام نبی صاحب

سوم: زبیر منگلا صاحب

باسکٹ بال فری تھرو (Over 55)

اوّل: رانا سلیمان صاحب

دوم: عاطف رشید صاحب

سوم: اعزاز نوید صاحب

میوزیکل چیئر (Musical Chair)

اوّل: نبی احمد صاحب

دوم: ضیاء اللہ صاحب

سوم: جاوید اقبال بٹ صاحب

بیڈمنٹن سنگل

اوّل: افضل اوپل صاحب

دوم: قیصر سلیم صاحب

سوم: ملک مسعود احمد صاحب

بیڈمنٹن ڈبل

اوّل: افضل اوپل صاحب، ملک مسعود احمد صاحب

دوم: اقبال باجوہ صاحب، ندیم صابر صاحب

ٹیبل ٹینس سنگل

اوّل: فضل درد صاحب

دوم: خواجہ امتیاز صاحب

سوم: اطہر نوید صاحب

ٹیبل ٹینس ڈبل

اوّل: فضل درد صاحب، خالد داؤد صاحب

دوم: محمد خلیل صاحب، تحسین مجید صاحب

سوم: امتیاز خورشید صاحب، حمایت مسعود صاحب

والی بال

اوّل: یارک ریجن (ٹیم)

زبیر منگلا صاحب، ندیم احمد صاحب، محمد انور ،مظہر احمد صاحب، ظہیر احمد صاحب، نعیم الرحمٰن ،سلیم قیصر صاحب، افضل اوپل صاحب۔

دوم: جی ٹی اے، سنٹرل (ٹیم)

وسیم احمد بجہ سینئر صاحب، وسیم احمد بجہ جونیئر سلطان احمد کاہلوں صاحب، ملک اعجاز احمد صاحب، ملک محمد زبیر صاحب، جاوید ظریف اعجاز احمد خان صاحب۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید سلیم احمد۔ویسٹن ارلنگٹن

ذیل میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سیرت کو اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔اس مضمون کا مواد مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب کی کتاب سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ سے لیا گیا ہے۔

نام ونسب

حضرت اسامہؓ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہؓ کے بیٹے تھے۔ اسامہؓ کی والدہ رسول خدا ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کی کنیز تھیں۔آپ کا نام برکہ تھا۔ام ایمن کی کنیت سے مشہور تھیں۔انہیں بھی کچھ عرصہ بطور آیا اور کھلائی رسول کریم ﷺ کی دیکھ بھال اور پرورش کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔جب حضرت آمنہ یثرب میں آنحضور ﷺ کے ننھیال ملنے تشریف لے گئیں تو ام ایمنؓ ساتھ تھیں۔واپسی سفر پر ابواء مقام میں حضرت آمنہ کی وفات ہوئی۔حضرت ام ایمنؓ نے ہی اس یتیم لیکن عظیم بچے کو مکہ میں لا کر ان کے دادا عبدالمطلب کے سپرد کیا تھا۔رسول اللہ ﷺ حضرت ام ایمنؓ کو اماں کہہ کر پکارتے تھے۔ایک دفعہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے تو ام ایمنؓ سے کر لے۔حضرت زید بن حارثہؓ نے یہ سنا تو ان کے ساتھ نکاح کر لیا۔پھر ان کے بطن سے اسامہؓ پیدا ہوئے۔

غلام زادے سے محبت

اسامہؓ اور زیدؓ کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو کہ دونوں کو حب رسول ﷺ یعنی رسول اللہ ﷺ کے محبوب کا لقب دربار نبوی سے ملا۔حضرت اسامہؓ کی کنیت ابومحمدؐ اور ابوزید بھی مشہور تھی۔حضرت اسامہؓ نے تو اپنی انگوٹھی پر بھی حب رسول کندہ کروایا تھا یعنی رسول اللہ کا پیارا۔

آنحضرت ﷺ کو اسامہؓ سے خاص محبت تھی۔حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'اسامہؓ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے سوائے (میری بیٹی) فاطمہؓ کے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ 'اسامہؓ ہمارے دروازے کی دہلیز پر ٹھوکر کھا کر گر پڑے، چوٹ آئی، خون پھوٹ پڑا۔رسول اللہ ﷺ نے مجھے خون صاف کرنے کو فرمایا۔میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کراہت محسوس کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بوسہ دیا اور خود اپنے ہاتھ سے خون صاف کیا اور فرمایا اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے عمدہ پوشاک و لباس پہناتا اور زیور سے آراستہ کرتا۔

غالباً یہ اس کے بعد کا واقعہ ہوگا جو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے اسامہؓ کی ناک صاف کرنا چاہی۔میں نے عرض کی حضور ﷺ چھوڑیئے میں کر دیتی ہوں۔فرمایا عائشہؓ اسامہؓ سے محبت کیا کرو میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔

خود اسامہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ انہیں اور حضرت حسینؓ کو دونوں رانوں پر بٹھا لیتے اور فرماتے 'اے اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات سے واپسی پر تاخیر کی۔آپ کسی کا انتظار فرما رہے تھے۔کچھ دیر بعد ایک سیاہ فام لڑکا آیا تو پتہ چلا کہ اسامہؓ بن زیدؓ کا انتظار تھا۔اہل یمن کہنے لگے کیا اس کی خاطر ہم روکے گئے۔حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی آپ سے محبت کا سلوک فرماتے تھے۔حضرت عمرؓ نے اسامہؓ کا وظیفہ پانچ ہزار اور اپنے بیٹے کا دو ہزار مقرر کیا۔حضرت ابن عمرؓ نے پوچھا آپؓ نے اسامہؓ کو مجھ پر فضیلت دی ہے حالانکہ میں ان غزوات میں بھی شریک ہوا جن میں وہ شریک نہ ہو سکے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا اسامہؓ رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ پیارا تھا اور اس کا باپ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ پیارا تھا۔اس وجہ سے میں نے اسے تم پر ترجیح دی ہے۔

لیکن یہ محبت محض للہ تھی کبھی احکام الٰہی میں روک نہیں بنی۔چنانچہ ایک دفعہ قبیلہ مخزوم کی ایک معزز

عورت نے چوری کی اس کی شرعی سزا ہاتھ کاٹنا تھی۔ جو قبیلہ کے لئے بے عزتی کا باعث تھی۔ لوگوں نے سوچا کہ حضور ﷺ سے کون سفارش کرے۔ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اسامہؓ کے سوا اور کوئی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ رسول خدا ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ چنانچہ اسامہؓ کو بھیجا گیا تو حضور ﷺ نے نہایت درجہ عدل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسامہؓ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا 'اسامہؓ! کیا تو اللہ کی حدود کے بارہ میں سفارش کرتا ہے۔ بنی اسرائیل میں کوئی معزز چوری کرتا تو وہ چھوڑ دیا جاتا اور اگر کمزور ایسا کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے پس اگر اس عورت کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

دینی خدمات

آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات سے قبل رومیوں کے مقابلہ کے لئے جو لشکر تیار کیا اس کا امیر حضرت اسامہؓ کو مقرر فرمایا۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے صحابہ بھی شامل تھے۔ اسامہؓ اس وقت اٹھارہ برس کے تھے۔ اس لشکر کا پڑاؤ جرف مقام پر تھا (جو مدینہ کے قریب ہی ہے) حضور ﷺ بیمار ہو گئے اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی۔ چنانچہ حضور ﷺ کی علالت کے پیشِ نظر لشکر روک دیا گیا۔ اسامہؓ جرف سے ملاقات کو آئے۔ حضور خاموش تھے۔ بات نہ کرتے تھے۔ اسامہؓ کہتے ہیں 'جب میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھے اور پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ میں جانتا ہوں کہ حضور ﷺ میرے لئے دعا فرما رہے تھے'۔

سبحان اللہ آقا کی غلام پر شفقت کا عجیب عالم ہے کہ مرض الموت میں بھی اس یتیم بچہ کے لئے دعا گو ہیں۔ دراصل یہ آپ ﷺ کی طبعی محبت کا اظہار تھا۔

غزوات میں شرکت

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حضرت اسامہؓ کم سن تھے۔ تاہم آپ کو بھی بعض لڑائیوں میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ چنانچہ ان کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک لڑائی میں جب آپؓ ایک کافر کو قتل کرنے لگے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ حضرت اسامہؓ نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس نے یہ کلمہ محض موت کے خوف سے پڑھا ہے اسے قتل کر دیا۔ حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ کے پاس اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے باوجود تو نے اسے قتل کر دیا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ کیا تو نے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟

اسامہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ فقرہ (ناراضگی کے عالم میں) اتنی بار دوہرایا کہ میں نے چاہا کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا۔ آج اسلام لاتا تو یہ غلطی سرزد نہ ہوتی اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے بچ جاتا۔

اسامہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی کسی شخص کو جو کلمہ شہادت پڑھے گا کو قتل نہیں کروں گا۔ اسی لئے آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ان کے ساتھ جنگوں میں شامل نہ ہوئے اور یہی وجہ پیش کی کہ مبادا جنگ میں کسی کلمہ پڑھنے والے شخص کو قتل کر بیٹھوں۔

آپ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ایام فتن دیکھے، لیکن فتنوں سے علیحدہ رہے اور یہ زمانہ الگ تھلگ گزار دیا۔ علی بن خشرم کہتے ہیں کہ میں نے امام وکیع سے پوچھا کہ فتنہ میں کون محفوظ رہا تو فرمانے لگے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے جو معروف لوگ فتنہ سے محفوظ رہے وہ چار ہیں۔ سعدؓ بن مالک، عبداللہؓ بن عمر، محمدؓ بن مسلمہ اور اسامہؓ بن زید۔

امیر لشکر

آنحضرت ﷺ نے جب اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت اسامہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے کم سن اور غلام کا لڑکا ہونے کی وجہ سے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: 'تم اسامہؓ پر عیب لگاتے ہو اور اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے بارہ میں بھی ایسا ہی کیا تھا۔ حالانکہ وہ امارت کا اہل تھا اور تمام لوگوں سے زیادہ وہ مجھے محبوب تھا اور اب اس کا یہ بیٹا اس کے بعد مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔ پس اس کے بارہ میں تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہوں۔ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں اسامہؓ کی زیر قیادت لشکر کی روانگی کی وصیت فرمائی۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول نے لشکر روانہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے رائے پیش کی کہ ان نازک حالات میں جبکہ نومسلم مرتد ہو چکے ہیں اور بہتیرے زکوٰۃ سے منکر ہیں۔ اندرونی انتشار کو فرو کرنے کے بعد یہ لشکر روانہ کیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے نہایت جلال سے فرمایا 'خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تو بھی اسامہؓ کے لشکر کو نہیں روکوں گا۔ کیا قحافہ کا بیٹا ابوبکرؓ خلیفہ بنتے ہی پہلا کام یہ کرے کہ رسول اللہ ﷺ کا قائم کردہ لشکر روک دے۔

چنانچہ ان نازک حالات میں حضرت ابوبکرؓ نے اسامہؓ کے لشکر کو روانہ فرمایا۔ آپ شہر کے باہر تک الوداع کرنے ساتھ گئے۔ اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے اور خلیفۃ الرسول ﷺ حضرت ابوبکرؓ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے اسامہؓ سے کہا 'اگر مناسب سمجھو تو عمرؓ کو میری مدد کے لئے پیچھے چھوڑ دو۔

چنانچہ حضرت اسامہؓ نے حضرت عمرؓ کو بخوشی اجازت دے دی۔ اسی موقع پر بعض لوگوں نے پھر اسامہؓ کی امارت پر اعتراض کیا اور حضرت ابوبکرؓ سے عرض کی کہ امیر لشکر کسی تجربہ کار کو بنایا جائے۔ جبکہ لشکر میں بے شمار ایسے لوگ موجود ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جسے قائد مقرر فرمایا تھا وہی اس لشکر کا امیر ہوگا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ بننے کے بعد بھی جب کبھی اسامہؓ سے ملتے تو فرماتے اے امیر! آپ پر سلامتی ہو۔ اسامہؓ کہتے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپؓ کو معاف فرمائے آپؓ میرے جیسے غلام کے لئے یہ الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے میں تو آپؓ کو تاحیات امیر کہتا رہوں گا کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپؓ ہی ہم پر امیر مقرر تھے۔

حضور کے وصال کے وقت حضرت اسامہؓ کی عمر قریباً 20, 18 سال تھی۔ آپؓ نے براہ راست آنحضرت ﷺ سے بھی احادیث روا کی ہیں۔ اپنے والد زید بن حارثہؓ اور والدہ ام ایمنؓ سے بھی اور آپ سے دو بیٹوں حسن اور محمد کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، عروہ بن زبیرؓ، حسن بصریؓ، عبید اللہ بن عبداللہؓ، ابوعثمان الہندی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ آپؓ کا سینہ اقوال النبی ﷺ کا خزینہ تھا۔ بڑے بڑے صحابہ کو جس بات پر شک ہوتا ان کی طرف رجوع کرتے۔ آخری عمر میں آپؓ دمشق کی ایک بستی مزہ میں کچھ عرصہ سکونت پذیر رہے۔ پھر وادی القری میں کچھ عرصہ ٹھہرے۔ آخر میں مدینہ تشریف لائے اور حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جرف کے مقام پر 54 ہجری میں قریباً 64 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ بعض کے نزدیک آپؓ کا سن وفات 85 ہجری ہے۔ جبکہ معاویہ کا عہد امارت تھا۔ جنازہ مدینہ لایا گیا اور یہیں دفن ہوئے۔

A-1- AUTO MYSTERY

COMPLETE AUTOMOTIVE SERVICE

ENGINE TRANSMISSION, SAFETY, ELECTRONIC DIAGNOSIS
TUNEUP, BRAKES. TIRE & OIL CHANGE

Imran Mystery (Certified Mechanic)

D.O.T &
SPECIALIST IN
TAXI & LIMOUSINE

Tel: 647 352 4473
647 352 4475

Open 7 days a week

24 HOURS

Unit 6 - 2400 Finch Ave West Toronto, ON. M9M 2C8
Email: imranmystery@gmail.com

www.a1automystery.com

والد محترم حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحبؓ کے قبولیت احمدیت کا دلچسپ تذکرہ

پروفیسر ایم اے شائق۔ کیلگری

انیسویں صدی کی آخری دھائی اور بیسویں صدی کی پہلی دھائی احمدیت کے آغاز اوراس کے عروج کی ان گنت تاریخی روایات، ایمان افروز واقعات اور روحانی جذبات سے لبریز ہے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام ایک فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے ایک طرف اگر دشمنانِ اسلام کے تابڑتوڑ حملوں کے بالمقابل دفاع اسلام میں مصروف تھےتو دوسری طرف خداتعالیٰ طرف سے ایک فرستادہ اور حضرت محمد مصطفٰے احمدِ مجتبٰے رسولِ کریم ﷺ کے آخری خلیفہ کی حیثیت سے اسلام کی ڈوبتی نیّا کو بحفاظت تمام کنارے پر لانے کے لئے علم وحکمت کے مختلف النوع چپّوؤں کو استعمال کرنے میں مصروف تھے۔ جس سے آپ کا اسمِ گرامی سارے ہندوستان میں اسلام کے بہترین مصلح کے طور پر شہرت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ آپؑ کی کتب براہینِ احمدیہ، سرمہ چشم آریہ، ازالہ اوہام اور فتح اسلام جیسی معرکۃ الاراء کتب نے اسلام کے خلاف تمام قسم کے اعتراضات کے لئے ایسے دندان شکن جوابات فراہم کئے کہ حضور علیہ السلام کے چیلنجوں کو کسی مذہب کے پیروکار نے جواب دینے کے لئے قبول نہ کیا۔ حالانکہ آپؑ نے ہزاروں روپوؤں کی پیشکش بھی کی۔ لیکن کسی کو ہمّت نہ ہوئی کہ وہ میدان میں آئے۔ ہمّت ہوتی بھی کیسے کیونکہ ان کی کتب الہٰیہ قرآن مجید کے سامنے ہیچ تھیں۔ جب میں ان دنوں کی جماعتی تاریخ کو ماضی کے دریچوں میں سے دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے بزرگوار والدِ محترم حضرت ماسٹر ودھاوے خانؓ صاحب کا احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کا سبق آموز واقعہ یاد آجاتا ہے۔ کیونکہ آپ بھی ان لاکھوں سعید روحوں میں شامل ہو گئے جن پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور بعض آیاتِ کریمہ کی تفاسیر کا گہرا اثر پڑا تھا اور انہوں نے اپنے آپ کو بیجان لاشے کی طرح مسیحِ پاکؑ کے قدموں میں ڈال دیا تھا اور جن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح خامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2003 میں ارشاد فرمایا کہ:

''یہ لوگ خاموشی سے آئے اور محبت و وفا اور اطاعت کی مثالیں قائم کر کے خاموشی سے چلے گئے۔ ایسے مخلصین اور فدائین کی اولادوں کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں کے واقعات قلمبند کروائیں''

میرے والدِ بزرگوار 1902ء میں بائیس سال کے نوجوان تھے اور ضلع گوجرانوالہ کے ڈسٹرکٹ فزیکل انسٹرکٹر تھے۔ ضلع کا دورہ کرتے ہوئے پہلے جب وہ قلعہ دیدار سنگھ پہنچےتو وہاں کے مڈل اسکول میں ان کی ملاقات (حضرت) مولوی اللہ دتہؓ صاحب سے ہوئی۔ اس اسکول میں وہ اکیلے مسلمان ٹیچر تھے۔ علیک سلیک ہوئی، تعارف ہوا حضرت والد صاحبؓ کو اس وقت بالکل علم نہ تھا کہ وہ احمدی ہیں ملاقات ختم ہونے سے پہلے حضرت والد صاحبؓ نے ان کو بتایا کہ وہ اس وقت تک سو نہیں سکتے جب تک کوئی کتاب نہ پڑھ لیں۔ لہذا اگر وہ پڑھنے کے لئے کوئی کتاب دے دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ مولوی اللہ دتہ صاحبؓ نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس کوئی کتاب تو نہیں یہ رسالہ ہے یہ لیجائیں کل کتاب لادونگا یہ رسالہ ''الحکم'' (قادیان) تھا۔

جونہی مولوی صاحب نے یہ رسالہ ''الحکم'' والد صاحب کو دیا تو انہوں نے فوراً واپس کر دیا یہ کہہ کر کہ'' ہمارے مولویوں نے ہمیں کہا ہوا ہے کہ جس کتاب پر یا رسالہ پر قادیان لکھا ہو اسے ہاتھ نہیں لگانا'' اس پر مولوی اللہ دتہ صاحبؓ نے فرمایا کہ ''بیٹا اسوقت تو میرے پاس یہی ہے''۔ حضرت والد صاحبؓ نے ''الحکم'' رسالہ ہی لے لیا اور سونے سے پہلے اس میں حضرت مسیحِ موعودؑ کی بیان کردہ تفسیر 'یاعیسیٰ انّی متوفیک ورافعک' پڑھی اور بہت متاثر ہوئے۔ اگلے دن وہ پنڈی بھٹیاں پہنچے اور اپنے دوست مولوی محکم دین صاحب کے ہاں ٹھہرے اور انہیں کہا کہ وہ کسی مولوی صاحب سے اس آیتِ کریمہ کا ترجمہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ مولوی محکم دین صاحب نے فرمایا کہ'' کل جمعہ ہے ہم دونوں جامع مسجد میں جمعہ پڑھیں گے اور خطیب صاحب سے اس آیت کے معنی بھی پوچھ لیں گے''۔ اگلے دن نمازِ جمعہ کے بعد ہم دونوں خطیب صاحب کو ملے۔ مولوی محکم دین صاحب نے خطیب صاحب سے کہا کہ ''یہ نوجوان آپ سے کسی آیت کے معنی پوچھنا چاہتا ہے''۔ خطیب صاحب نے کہا کہ آپ حجرے میں آجائیں۔ چنانچہ تینوں حجرے میں چلے گئے۔ تو خطیب صاحب نے حضرت والد صاحبؓ سے

پوچھا کہ بیٹا کونسی آیت ہے جس کے معنی پوچھنے ہیں؟ تو آپ نے آیتِ کریمہ 'یا عیسیٰ انّی متوفیک و رافعک' پڑھی۔ تو خطیب صاحب نے کہا "بیٹا آپ نے یہ آیت غلط پڑھی ہے۔ یہ آیت ہے: "یا عیسیٰ اِنّی رافعک و متــوفیک" والد صاحب نے فوراً کہا کہ "خطیب صاحب! آپ نے تو قرآنِ مجید کی آیت ہی بدل دی ہے"۔ تو خطیب صاحب نے مولوی محکم دین صاحب کو مخاطب کرکے کہا کہ "یہ نوجوان مرزائی معلوم ہوتا ہے"۔ تو مولوی صاحب نے کہا کہ "ابھی تک تو نہیں ہے اب اگر ہو جائے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا"!!۔ تو حضرت والد صاحب نے قدرے جوش میں فرمایا "بس فیصلہ ہو گیا!"۔ اور اسی دن بیعت فارم پر کرکے قادیان ارسال کردیا اور بعد میں جلسہ سالانہ 1902ء پر قادیان جا کر حضرت مسیحِ موعودؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ الحمدللہ 1903ء میں ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ کی ملازمت چھوڑ کر امرتسر آگئے اور یہاں پر انجمن اسلامیہ کے زیرِ انتظام ایم۔اے۔او (محمڈن اینگلو اورینٹل) ہائی اسکول میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ جمناسٹک میں صوبہ پنجاب میں چونکہ ہمیشہ اوّل آیا کرتے تھے۔ لہٰذا اسی بنا پر ایم۔اے۔او ہائی اسکول امرتسر میں ملازمت حاصل کرنا مشکل نہ تھا۔ آپ نے یہاں پر 1920ء تک خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران امرتسر کی مشہور احمدی قاضی فیملی کے ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ،قاضی محمد حنیف صاحب اور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب (سابق پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ) آپکے شاگردانِ رشید میں سے ہیں۔

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے اپنی شاگردی کے زمانہ کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ لکھ کر بھیجا۔ کہ ایک دن ماسٹر صاحب (چوہدری ودہاوے خانؓ صاحب) میز پر کھڑے ہو کر آٹھ سو طلباء کو ڈرل کروا رہے تھے۔ اسکول کے اساتذہ ایک طرف کھڑے تھے۔ آسمان پر بادل کا نام ونشان تک نہ تھا۔ تمام لڑکے مولگلیوں سے ڈرل کررہے تھے کہ ایک دم زبردست اور اتنی زور سے آسمان کی طرف سے گونج پیدا ہوئی کہ سب کے دل دہل گئے۔ بعض لڑکوں کے ہاتھوں سے خوف کی وجہ سے مولگلیاں گر گئیں۔ باہر سے کسی استاد نے بلند آواز سے ماسٹر ودہاوے خان صاحب سے پوچھا کہ "یہ کیا ہے؟" تو انہوں نے جواباً کہا کہ " ہونا کیا ہے خدا ہے جو اپنے آپ کو دکھارہا ہے"۔ اس سے ہم بھائیوں کو معلوم ہوگیا کہ ماسٹر صاحب موصوف جماعتِ احمدیہ اور اسلام کا کافی علم رکھتے ہیں۔

83-1982ء میں راقم الحروف جھنگ صدر میں جناب ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کا پرنسپل تھا۔ میرا ایک کلاس فیلو جن کا تعلق شیعہ مسلک سے تھا وہ ایڈووکیٹ کی حیثیت سے وہاں پر پریکٹس کرتے تھے۔ مجھے انہوں نے اپنے مسلک کی ایک کتاب "قیامتِ صغریٰ" پڑھنے کیلئے دی۔ میں نے یہ کتاب پڑھی۔ حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ آنے کے متعلق دو پیشگوئیاں پڑھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ ایک پیشگوئی یہ تھی کہ جب حضرت عیسیٰؑ دوبارہ نمودار ہونگے تو ایک زبردست گونج پیدا ہوگی۔ میں نے حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کا وہ خط انہیں دکھایا جس میں انہوں نے اپنے اسکول کے زمانہ میں زبردست گونج کا ذکر کیا تھا۔ میں نے کہا "شبیر! یہ دیکھو جس پروفیسر صاحب سے آپ نے بی۔اے۔ فلاسفی پڑھی انھوں نے اس گونج کا ذکر اپنے خط میں کیا ہے۔ ایڈووکیٹ صاحب نے پورا واقعہ پڑھا اور کہا کہ " واقعی اسی گونج کا اس کتاب میں ذکر ہے"۔ میں نے کہا کہ صرف ذکر یہی نہیں ایک اور پیشگوئی بھی پوری ہوگئی ہے! انہوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ وہ کونسی؟ میں نے اسی کتاب سے وہ پیشگوئی بھی دکھائی کہ "اس وقت ایران کا دارالخلافہ طہران سے بدل کر قم منتقل ہو جائیگا"۔ ایڈووکیٹ صاحب نے کہا "یار شائق! یہ بھی پوری ہوگئی۔ آیت اللہ خمینی صاحب نے واقعی دارالخلافہ قم منتقل کر لیا تھا"۔ میں نے ایڈووکیٹ صاحب سے کتاب "قیامتِ صغریٰ" مانگی (حوالہ کے لئے) کہ مجھے دیدو۔ کہنے لگے" نہ بھائی اب تو نہیں دونگا"۔

حضرت والدؓ صاحب کے متعلق غیراز جماعت مولویوں نے اور خاص طور پر احراریوں کے امیرِ شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے انجمن اسلامیہ امرتسر کو مجبور کیا کہ وہ ماسٹر ودہاوے خان کو کہے کہ یا احمدیت چھوڑ دے یا ملازمت۔ حضرت والد صاحبؓ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہائی اسکول کی ملازمت کو چھوڑ دیا۔ خدا کے کام بھی نرالے ہوتے ہیں۔ حضرت والدؓ صاحب کے جمناسٹک میں بعض فیٹس ایسے تھے کہ کوئی اور نہیں کرسکتا تھا۔

اس بنا پر ایک سرکس کمپنی کا مینیجر آپ کے پاس آیا۔ کہ آپ ہمارے سرکس میں آجائیں ہم آپ کو مبلغ =/500روپے ماہانہ تنخواہ دیں گے۔ حضرت والد صاحبؓ نے ان کو یہ کہہ کر حیران کر دیا کہ "میں نیم عریاں لڑکیوں کے ساتھ کام نہیں کرسکتا آپ جتنی مرضی تنخواہ دیں"۔

یہ تھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی مثال جس پر ان کی اولاد در اولاد جو دنیا بھر میں آباد ہے ان پر فخر کرتی ہے۔ حضرت مسیحِ موعودؑ کے ہر قریبی صحابیؓ کی ایسی مثالیں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ ہر احمدی کے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں کہ اے خدا ہر ایک صحابیؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرما اور ہم سب کو ان کے نیک قدموں پر چلنے کی توفیق عطا کر۔ آمین۔

دیرینہ خادم سلسلہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

محترم مجیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ ایک تقریب بہر ملاقات

مکرم و محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان پرسنل ریلیشن سیمینار کے سلسلہ میں گذشتہ دنوں کینیڈا کے دورے پر تھے۔ مجلسِ انصاراللہ کینیڈا کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا اہتمام کرے جو انہوں نے از راہِ شفقت قبول کرلیا۔ انہوں نے اس تقریب میں مورخہ ۱۵ دسمبر ۲۰۱۲ء کو شامل ہو کر اپنی مختلف جماعتی خدمات کو ازدیادِ ایمان اور افادۂ عام کے لیئے بیان کیا۔

عشائیہ کا آغاز شام ساڑھے سات بجے شام بعد از نمازِ عشاء ہوا۔ جس میں مکرم و محترم مجیب الرحمٰن صاحب کے ہمراہ مکرم و محترم لال خان ملک صاحب امیر جماعت ،نائب امراء ، نیشنل سیکریٹری صاحب ضیافت اور مدیر احمدیہ گزٹ بھی شامل تھے۔ طعام ماحضر کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے بعض دوسری مصروفیات کی بنا پر رخصت لی۔ محترم شفقت محمود صاحب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا نے افتتاحی کلمات میں فرمایا کہ" ہمارے لیے یہ خوش قسمتی اور اعزاز کی بات ہے کہ ہم میں اس وقت ایک ایسی شخصیت موجود ہے جس کو خدا کے فضل سے جماعت پر مختلف قسم کی حکومتی پابندیوں کے سلسلہ میں عدالتی سطح پر بہت سے مقدمات کی پیروی کرنے کی توفیق ملی اور مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا عطا کرے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کرا دیں۔ اور دعا کے بعد کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو محترم ایڈووکیٹ صاحب سے پوچھ سکتے ہیں"۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی اور اس کے بعد فرمایا کہ جماعتی روایات اور مشرقی معاشرہ میں تو یہی ہے کہ دعا کے بعد جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ لیکن اس مغربی معاشرہ میں کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد آپ غیر سنجیدہ باتیں کر سکتے ہیں یا جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ کیونکہ دعا ہوگئی ہے محفل اب غیر رسمی ہے لہذا میں اب سر سے ٹوپی اتار رہا ہوں۔

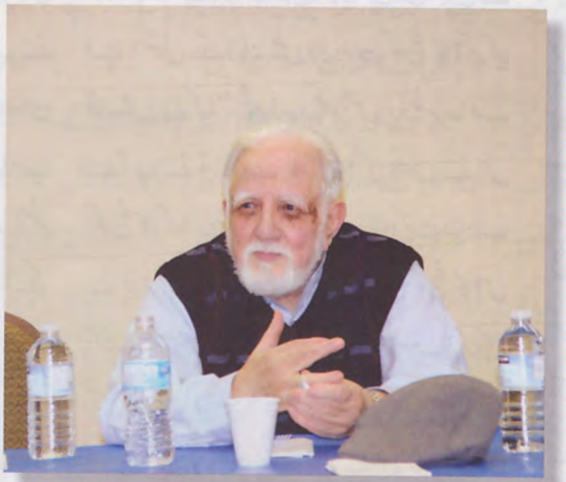

محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے حاضرین کی طرف ایک طائرانہ نظر دوڑاتے ہوئے کہا اگر کوئی بات پوچھنی ہے تو میں حاضر ہوں۔ ایک ناصر نے ہاتھ کھڑا کر کے سوال کرنے کی اجازت چاہی۔

میرا نام رفیق قمر ہے میں نے آپ کی کتاب" آرڈیننس ۱۹۸۹ء وفاقی عدالت میں" پڑھی۔ اس میں ریاض الحسن گیلانی اٹارنی جنرل نے بے تحاشہ الزامات لگائے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بزرگان کی کتب سے سرقہ کیا ہے۔ آپ نے اسکا جواب بڑی متانت اور سنجیدگی سے دیا تھا اور ان ہی کے بزرگ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی اپنی کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر سے" میں سے وہ حوالہ جات بھی پڑھ کر سنائے تھے جو انہوں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" سے حرف بہ حرف نقل کئے تھے۔ اس پر عدالت اور ریاض الحسن گیلانی صاحب کی جو کیفیت تھی وہ آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

محترم ایڈووکیٹ صاب مسکرائے اور کہا کہ آپ نے سارا واقعہ تو بیان کر دیا ماشاللہ۔ لیکن پھر بھی کچھ عرض کیئے دیتا ہوں۔ میرا الزامی جواب سن کر ریاض الحسن گیلانی صاحب کی جو کیفیت عدالت میں ہوئی وہ دیدنی تھی۔ پہلے تو میں نے سرقہ کی تعریف بتائی، پھر سرقہ اور توارد میں فرق واضح کیا اور کہا کہ اگر بر سبیل تذکرہ کوئی بات آجائے تو وہ سرقہ نہیں توارد ہوتی ہے اور کہا کہ تھانوی صاحب ایک

بہت بڑے بزرگ تھے اور موصوف گیلانی صاحب ان کے مقلد ہیں۔ میں ان کے بارے میں یہ تو نہیں کہتا کہ انہوں نے یہ ساری عبارت ''فلسفہ پنجگانہ نماز کے سلسلہ میں'' جو ''کشتی نوح'' ۱۹۰۲ء میں طبع ہوئی اس سے حرف بحرف پیرا بہ پیرا سرقہ کی ہے۔ حالانکہ انکی یہ کتاب ''احکامِ اسلام عقل کی نظر سے'' ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے تھے۔ لیکن میں پھر بھی اس کو سرقہ نہیں کہتا۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب ایک عالم تھے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے سرقہ کیا بلکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

اس الزامی جواب کو سن کر ریاض الحسن گیلانی صاحب کی جو کیفیت عدالت میں ہوئی وہ دیدنی تھی اور ریاض الحسن گیلانی کا چہرہ اس طرح تھا کہ جیسے اس کے بدن میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ ہو۔

اس پورے کیس میں حافظ مظفر احمد صاحب اور دوسرے دوست جو شریک تھے جب شام اگلے دن کی تیاری کے سلسلہ میں نوٹ لکھتے تو کہتے کہ یہ جو بات آج عدالت میں ہوئی تھی اس کا تو کل ہم نے جائزہ ہی نہیں لیا تھا۔ اس طرح محض اور محض تائید الٰہی کا ایک زندہ ثبوت ہر روز ہمارے شاملِ حال رہا اور معاندین کے ہر اعتراض کو انہی پر الٹا دیا گیا اور وہ حسرت و یاس ، خجالت اور شرمندگی سے دوچار ہوئے۔

عبدالباسط قمر بقاپوری صاحب نے پوچھا آپ ساہیوال کے کیس میں بطور وکیل تھے۔ آپ اس بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔

محترم ایڈووکیٹ صاحب نے کہا پورا کیس تو یاد نہیں جو بھی یاد ہے بتا دیتا ہوں۔ وہاں پر موجود خادم مسجد رانا نعیم صاحب نے فائر کر دیا جس کے نتیجہ میں دو افراد جان بحق ہوگئے۔ مخالفین کی پوری کوشش رہی کہ الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، ایک ایڈووکیٹ اور چند دوسرے افراد کو شامل کیا جائے۔ تاکہ پیروی کرنے والا کوئی نہ ہو۔ عموماً ہمارے خلاف فوجداری مقدمات میں یہی روش اختیار کی جاتی ہے۔

میں یہ بات واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک شخص بھی پیروی کرنے والا نہ ہو تو پھر بھی یہ جماعت خدا کے فضل سے جماعتی مقدمات کی پیروی کرتی ہے۔ بہر حال یہ لمبی داستان ہے۔ عدالت میں کیس ہوا ہمارے دلائل بہت قوی تھے لیکن پھر بھی مخالفت کی بنا پر افرادِ جماعت کو سزا ہوئی اور یہاں تک ''مردِ ناحق'' کا حکم تھا کہ چونکہ دو بندے مرے ہیں دو بندوں کو ضرور پھانسی دی جائے۔

جب فوجی حکومت ختم ہوئی تو اسکی تمام سزائیں بھی کالعدم ہوئیں اور اسیران کو رہائی ہوئی ۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ ان تمام دوستوں کو فوری طور پر بیرونِ ملک بھجوا دیا جائے ۔ تمام دوستوں کے انگلینڈ کے ویزے لگوا کر چند دنوں میں باہر بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن مربی صاحب کا ویزہ کسی وجہ سے التوا میں پڑا تو خدائی تقدیر کے تحت ان کے لئے جرمنی جانے کے سامان پیدا ہوئے۔ جیسے ہی یہ لوگ باہر گئے ان کا کیس سپریم کورٹ میں مخالفین نے دائر کر دیا اور وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے جو ابھی تک التوا میں ہیں اور یہ اسیران اب اپنے ملک کبھی بھی نہیں جا سکتے۔

کامران اشرف صاحب نے سوال لیا کہ نیشنل اسمبلی کی کاروائی اب شائع ہو چکی ہے اور مجھے اس کا کچھ حصہ آن لائن پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس کاروائی کے الفاظ Engineere ہیں لہذا سمجھ مشکل سے آتی ہے۔ کیا آن لائن پڑھنے میں کوئی قباحت تو نہیں؟

محترم ایڈووکیٹ صاحب نے جواب دیا چونکہ عدالتی کاروائی کے اپنے مخصوص الفاظ ہوتے ہیں ہر ایک کو اس پر اطلاع پانا مشکل ہوتا ہے۔ بہر حال جتنی سمجھ آئے ٹھیک ہے۔ چونکہ اکیس روز کی کاروائی اکیس والیم پر مشتمل ہے۔ ہر روز کی ایک کتاب ہے۔ اور اکیس جلدیں ہیں۔ اس پوری کاروائی میں ہر آن خدا کی نصرت و تائید کے نظارے دیکھنے میں آئے۔

کاروائی کے آغاز میں مفتی محمود نے ختم نبوت کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ سے لفظ خاتم کے معنی پوچھے تو حضور نے چودہ مختلف معانی بیان فرما دیئے۔ اس پر بھٹو کو معلوم ہو گیا کہ یہ مولویوں کے بس کی بات نہیں لہذا اس کو مجبوراً یحییٰ بختیار جو اس وقت کے اٹارنی جنرل تھے کو مقابل پر لانا پڑا۔ یحییٰ بختیار جو بھی سوال مولویوں کی طرف سے لاتا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ اس کا بڑا تسلی بخش جواب دیتے اور جب بن نہ پڑتی تو کہتا مجھے اسی طرح سوال ملا تھا۔ ایک دفعہ مفتی محمود صاحب نے

حضرت صاحب کو کہا کہ آپ نے اس لفظ کے یہ معنی کیے ہیں جو میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہیں۔ حضور نے اس کے تیرہ معنی اور بتائے اور کہا اگر آپ کو یہ معنی پسند نہیں تو یہ لے لیں۔

دوسرا نہیں تو تیسرا، غرضیکہ اس کو ششدر کر کے چھوڑا۔ بہرحال کینیڈا کے ہی کسی دوست نے اس کاروائی کی طباعت کے لیے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں درخواست دی تھی تو گورنمنٹ نے اب چھاپ کر نیشنل اسمبلی لائبریری میں رکھی ہے لیکن چونکہ ابھی تک عوام الناس کے لیے مہیا نہیں ہے اس لیے آن لائن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

پاکستان میں توہینِ رسالت کے مقدمات کی تعداد ہزاروں کے قریب ہے لیکن جن افرادِ جماعت کو سزا ہوئی ہے وہ کچھ درجن سے زیادہ نہیں ہیں جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ سارے کیس جھوٹ پر مبنی تھے۔ اس آرڈیننس کی آڑ میں یار لوگ اپنا ذاتی عنا اور بغض جماعت کے خلاف نکالتے رہے۔ لوگ اب تک اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور جھوٹے مقدمات کی لمبی فہرست اب بھی عدالتوں میں زیرِ التوا ہے۔

منور جاوید صاحب نے پاکستان میں رہنے والے احمدیوں اور پاکستان کے مستقبل کے بارے میں پوچھا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

محترم ایڈووکیٹ صاحب نے کہا میری اس بارے میں کوئی رائے نہیں ہے۔ آپ نے چونکہ سوالیہ انداز میں بات کی ہے تو کہتا ہوں کہ جب پہاڑ سے کوئی پتھر گر کر نیچے آتا ہے۔ اگر تو شروع میں ہی اس کو کچھ افراد بار سے سہارا دے کر روک لیں تو وہ رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ نیچے گرنا شروع ہو جائے یا جسے ہم پنجابی میں کہتے ہیں کہ " ریڑھے پے جاوے" تو پھر اس کو روکنا مشکل ہوتا ہے اور وہ گہرائی میں ہی جا کر دم لیتا ہے۔ مجھے تو یہی صورت نظر آتی ہے۔ رہا احمدیوں کا سوال؟ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات یہاں کہنی مناسب ہے یا کہ نہیں لیکن چونکہ بات منہ پر آ گئی ہے تو کہہ دیتا ہوں کہ مکہ مدینے والوں کی مدد کے بغیر فتح نہیں ہوا تھا۔ آپ لوگ جو یہاں بیرونِ ملک ہجرت کر آئے ہیں، آپ لوگ ہی ہمارے مدینہ ہیں۔ آپ لوگوں کی قربانیوں سے ہی پاکستان کے احمدیوں کے حالات بہتر ہونے ہیں۔ آپ ان کے لیے اپنے دل کھولیں اور جو کوشش کر سکتے ہیں کریں مجھے تو یہی راستہ نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے اور مقبول خدمتِ دین کا موقع عطا کرتا چلا جائے۔ آمین

منتظمین تعلیم متوجہ ہوں

تمام مجالس ہائے انصاراللہ کو سالانہ تعلیمی نصاب اور سہ ماہی اول کے پرچہ جات بھجوائے جا چکے ہیں۔ گزارش ہے کہ اپنی اپنی مجلس میں تعلیمی کلاسز کا انعقاد ممکن بنائیں اور تعلیمی پرچہ جات انصار سے حل کروانے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب لیکچر لاہور اردو اور انگلش میں پرنٹ کروا کر مجالس کو ریجنل ناظم صاحب کے ذریعہ بھجوائی جا چکی ہیں۔ اس وقت جو پرچہ جات مرکز تک پہنچ رہے ہیں وہ بامشکل کل تجنید کا دس فیصد بنتے ہیں اس لحاظ سے پرچہ جات کی تعداد نہایت ہی کم ہے۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ اس طرف انصار کو خاص توجہ دلائیں۔

نیز اجتماع کا سلیبس جو کہ مجالس کو پہلے ہی بھجوایا جا چکا ہے کوشش کریں کہ لوکل اجتماع سے پہلے پہلے تمام انصار بھائیوں تک پہنچ جائے تا کہ وہ بھرپور تیاری کے ساتھ علمی مقابلہ جات میں حصہ لے سکیں۔

شعبہ تعلیم

مجلس انصاراللہ کینیڈا

افریقی ملک تنزانیہ کا نام --اور-- اس کا دلچسپ تاریخی پس منظر

ایک نوجوان احمدی تجویز کنندہ کا اعزاز

روایت: محمد اقبال ڈار - برمنگھم، یو کے
مُرسلہ: سید منیر احمد شاہ - پیس ولیج ویسٹ کینیڈا

مشرقی افریقہ کے ملک تنزانیہ کا اولین سرکاری نام ''یونائیٹڈ ریپبلک آف ٹانگانیکا اینڈ زینزیبار'' تھا۔ طویل نام کی وجہ سے حکومت نے فیصلہ کیا کہ ملک کا مختصر نام تجویز کیا جانا چاہئیے۔ مناسب، آسان اور مختصر نام کیلئے عوام الناس میں مقابلہ برائے نام کا اعلان مشتہر کیا گیا۔ قابلِ مسرت امر یہ ہے کہ اس مقابلہ میں ایک نوجوان احمدی طالب علم کا تجویز کردہ نام اول آیا، جسے ملک کے پرانے نام کی جگہ نئے نام ''تنزانیہ'' کے عنوان سے اختیار کر لیا گیا۔

مذکورہ احمدی نوجوان طالبِ علم کے ذہن میں یہ نام کیسے اُبھرا، اس کا بھی ایک دلچسپ تاریخی پس منظر ہے۔ کچھ عرصہ قبل موصوف سے ایک ملاقات کے دوران یہ انکشاف سنا تو تفصیل جاننے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ قارئین نحن انصار اللہ کی دلچسپیٔ طبع کی خاطر اس اجمال کی دلچسپ تفصیل موصوف ہی کی زبانی پیشِ خدمت ہے۔

خاکسار کا نام محمد اقبال ڈار ہے۔ میری پیدائش اسی افریقی ملک کے شہر ''ٹانگانیکا'' میں 8 اگست 1944ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم بھی اسی ملک کے شہر mor goro سے حاصل کی۔ پھر مزید تعلیم کیلئے انگلینڈ آ گیا یہاں سے ریڈیو/ٹی وی انجینئرنگ میں تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں انگلینڈ ہی میں مستقلاً آباد ہو گیا۔

اب میں تنزانیہ کے موجودہ نام کا پسِ منظر بیان کرتا ہوں۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ خاکسار کا تجویز کردہ نام حکومتی مقابلہ عام میں اوّل آ کر مقبولیت کا مستحق ٹھہرا۔

تنزانیہ کے اخبار'' ٹانگانیکا اسٹینڈرڈ'' میں

وزارتِ اطلاعات و سیاحت کی طرف سے اعلان مشتہر کیا گیا کہ ملک کا مختصر نام تجویز کرنا مطلوب ہے۔ نام تجویز کر کے متعلقہ وزارت کو بھیجے جائیں۔ اول آنے والے تجویز کنندہ کو انعام سے بھی نوازا جائے گا۔ خاکسار ان دنوں ابھی طالب علم تھا۔ میں نے دعا کے ساتھ مختلف ناموں پر غور کرنا شروع کر دیا۔ تاہم میں نے اپنے گھر میں کسی سے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس ضمن میں بیشمار نام ذہن میں آئے مگر طبیعت کو بیچ نہیں پا رہے تھے۔ پھر ایک دن ذہن میں مندرجہ ذیل نام آئے:-

۱۔ ٹانگانیکا --- (ٹانگانیکا شہر نیز ملک کے طویل نام کا جزو)

۲۔ زینزیبار --- (ملک کے طویل نام کا حصہ)

۳۔ اقبال---- (خاکسار کا نام)

۴۔ احمدیہ---- (جماعت احمدیہ)

ان چاروں ناموں سے میں نے مندرجہ ذیل انکے ابتدائی حروف اخذ کر لئے:

ٹانگانیکا سے- TAN

زینزیبار سے ZAN

اقبال سے I

احمدیہ سے A

چنانچہ ان حروف کو جوڑ کر TANZANIA (تنزانیہ) نام ترتیب دے ڈالا اور پھر اس نام کے حروف کی وجۂ تسمیہ مذکورہ بالا تفصیل کے ساتھ لکھ کر وزارتِ اطلاعات کو خاموشی سے ارسال کر دی۔

چند ماہ کے بعد حکومت کی طرف سے گھر میں خط آیا جسے والدِ محترم نے پڑھا۔ میں جب سکول سے گھر واپس آیا تو اُس روز خلافِ معمول بیرونی دروازہ والدہ محترمہ کی بجائے ابا جان نے کھولا جس پر مجھے کافی حیرانگی ہوئی۔ تاہم ابا جان نے مجھے گلے لگا کر مبارکباد دی کہ تمہارا تجویز کردہ نام حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ نیز بتایا کہ گورنمنٹ کی طرف سے بطور انعام میڈل بھی دیا گیا ہے۔ میری مسرت کی انتہا نہ رہی۔

ان گنت تجویز کنندگان میں سے سکول کے ایک معمولی لڑکے کے نام کی پزیرائی پر خدا تعالیٰ کا بیحد شکر ادا کیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو جماعت احمدیہ کے نام کے حرف کو بھی اس ملک کی تاریخ کا جزو بنا دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ انشاءاللہ العزیز جبتک ''تنزانیہ'' نام تاریخ اقوام عالم کے قرطاس پر موجود رہے گا اسمیں

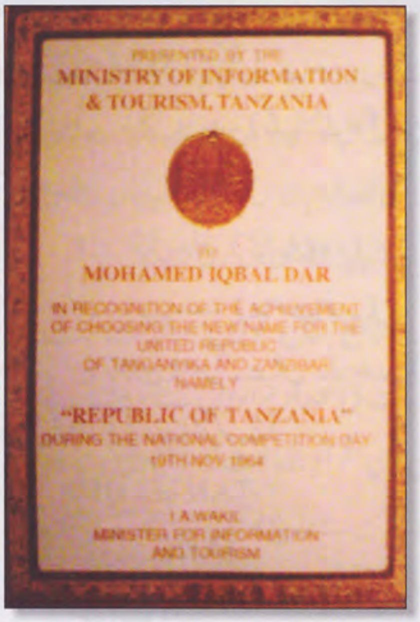
PRESENTED BY THE
MINISTRY OF INFORMATION
& TOURISM, TANZANIA

TO
MOHAMED IQBAL DAR
IN RECOGNITION OF THE ACHIEVEMENT
OF CHOOSING THE NEW NAME FOR THE
UNITED REPUBLIC
OF TANGANYIKA AND ZANZIBAR
NAMELY
"REPUBLIC OF TANZANIA"
DURING THE NATIONAL COMPETITION DAY
19TH NOV 1964

I A WAKE
MINISTER FOR INFORMATION
AND TOURISM

سے احمدیت کی خوشبو کی مہک بھی آتی رہے گی۔

جب والد صاحب کے علم میں یہ بات آئی تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ اِس نام کا تذکرہ تم نے گھر میں کیوں نہیں کیا؟!۔ میں نے انہیں بتایا کہ اگر میں بتا دیتا تو ہر ایک نے اپنا ذہن استعمال کرنا تھا اور یوں اتفاق رائے شائد ممکن نہ ہو پاتا۔ اس لئے میں نے یہ نام اپنے تک محدود رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں ایک دفعہ سوال کیا گیا کہ شنید ہے کہ تنزانیہ ملک کا نام ایک احمدی نے تجویز کیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ بالکل درست بات ہے۔ یہ احمدی آجکل برمنگھم (یوکے) میں رہتے ہیں اور ان کا نام محمد اقبال ڈار ہے۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جب میں نے نام تجویز کر کے حکومت تنزانیہ کو بھیجا تو میں نے ان الفاظ کا بھی ذکر کر دیا تھا جن سے میں نے تنزانیہ کے حروف اخذ کئے تھے۔ ان میں جماعت احمدیہ کا لفظ بھی شامل تھا۔ لیکن اِس امر سے باخبر ہوتے ہوئے بھی ارباب حکومت نے اسے من وعن قبول کر لیا۔ ذہن یہ سوچ کر حیران رہ جاتا ہے کہ ایک طرف افریقہ (جسے سیاہ براعظم بھی کہا جاتا ہے) کے افریقی قوم کے افراد ہیں۔ میرے تجویز کردہ نام میں جماعت احمدیہ کا نمائندہ حرف بھی موجود تھا۔ اسکے باوجود انہیں اسے اختیار کر لینے میں کوئی انقباض نہیں ہوا۔ دوسری طرف میرے آباؤ اجداد کے ہموطن یعنی اہلِ پاکستان ہیں۔ جی ہاں وہی مملکتِ اسلامیہ جسکے قیام کے وقت جماعت احمدیہ دیگر تمام مذہبی جماعتوں کے برعکس واحد مذہبی جماعت تھی جس نے من حیث الجماعت تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور جب پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا تو جماعت احمدیہ کو بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح اپنے مرکز قادیان اور جائیدادوں کو چھوڑ چھاڑ کر ہجرت کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ پاکستان میں آ کر جماعت نے ضلع جھنگ میں ایک بنجر، ویران اور بے آب و گیاہ قطعہ زمین حکومت سے خریدا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ دوسرے مہاجرین کی طرح ہندوستان میں چھوڑ کر آنے والی جائیداد کے بدلے کلیم بھی داخل کرنے کی حقدار تھی۔ لیکن خود خرید کر اسے آباد کرنے کو ترجیح دی۔ اس نئی بستی کا نام ''ربوہ'' رکھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ربوہ کا نام بین الاقوامی شہرت کا حامل بن کر اُبھرا۔ احمدیوں نے اپنی محنتِ شاقہ سے ربوہ کو ایک قابل تقلید ترقی یافتہ مثالی شہر بنا دیا۔ اُسی زمانے میں حکومت نے بھی سرگودھا کے قریب ''جوہر آباد'' کے نام سے ایک نیا صنعتی شہر آباد کیا۔ مگر جوہر آباد کو کوئی جانتا تک نہیں۔ اور یہی بات متعصب ملاّں (جس نے پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا) کو ہضم نہیں ہو رہی۔ چنانچہ 1998ء میں خود غرض سیاست کے باہمی گٹھ جوڑ کے نتیجہ میں پنجاب سرکار کی طرف سے ربوہ شہر کا نام، تنگ نظری کے نئے ریکارڈ قائم کرتے ہوئے تبدیل کر دیا گیا۔ کیونکہ یہ نام، احمدیوں نے اسے آباد کرتے وقت ازخود تجویز کیا تھا لہٰذا تعصّبات کے ماتوں کے سینوں میں یہ نام شدید جلن اور بُغض وعناد کے الاؤ بھڑکائے ہوئے تھا۔ اہلِ تزانیہ کے عمل اور پاکستان کے مفاد پرست اربابِ اختیار (جو قیامِ پاکستان کے مخالفین کے ساتھ گٹھ جوڑ کئے بیٹھے ہیں) کے عمل کا موازنہ کیا جائے تو نظر بے

اختیار، اقبالؔ کے اِس مشہور شعر کی جانب اُٹھ جاتی ہے کہ۔

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

برسبیلِ تذکرہ یہاں تنزانیہ کے ایک معروف

احمدی افریقی دوست محترم شیخ امری عبیدیؔ صاحب کا ذکر بھی ضروری محسوس ہوا۔ جناب امری عبیدی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ یہاں مشنری انچارج بھی رہے۔ گورنمنٹ نے منسٹر شپ کی پیشکش کی تو انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کو مشورہ کیلئے لکھا۔ حضور نے بکمال شفقت اجازت مرحمت فرما دی۔ چنانچہ وہ پہلے احمدی تھے جنہیں منسٹر شپ کا عہدہ دیا گیا۔ بعدازاں وزیرِ انصاف کے عہدہ پر بھی متمکن رہے۔ محترم امری عبیدی صاحب کا یہ اعزاز بھی ہے کہ وہ تنزانیہ کے ''حفیظ جالندھریؔ'' بھی تھے۔ یعنی انہوں نے تنزانیہ کا قومی ترانہ لکھنے کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ نیز مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کیساتھ مل کر قرآن کریم کا ''سہالی'' زبان میں ترجمہ بھی کیا۔

الغرض مسیح محمدی کا پیروکار ہر احمدی، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک کا باشندہ ہے، وہ اپنے وطن کا پکا وفادار اور ایک سچا محبّ وطن شہری بھی ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ اُسی حسین اسلامی تعلیم (فراموش شدہ) کا فیض عام ہے جسے دوبارہ زندہ کرنے کی خاطر آنحضور صلعم کی فرمودہ پیشگوئیوں کے عین مطابق چودھویں صدی میں وقت کے امامِ کامگار کا ظہور ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی مسلمان کو اپنے وطن اور انسانیت کا سچا خیرخواہ بنائے رکھے۔ نیز اسلام واحمدیت کا بھی حقیقی سفیر بننے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

ظاہر و باطن میں اسلام کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔

مراسلہ: عبدالمومن راشد، نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت

حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے تشریف لائے عرب صاحب نے انگریزی وضع قطع پر کچھ ذکر چھیڑا حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے۔ ویسے ہی ظاہر میں بھی دکھلانا چاہیئے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے آج علیگڑھ میں تعلیم پا کر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کرلیا ہے حتٰی کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی عورتیں بھی انگریزی عورتوں کی طرح ہوں اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے۔ تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع واطوار حتٰی کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے۔

چھری کانٹے سے کھانے پر فرمایا کہ:

شریعت اسلام نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے تو منع نہیں کیا۔ ہاں تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا اُمت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے۔ مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ مــن تشــا بــه بقــوم فهــو منهم سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نا کرے ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ کھانا میز پر لگا دو اور اس پر کھالیا کرتے ہیں اور صف پر بھی کھالیتے ہیں۔ چارپائی پر بھی کھالیتے ہیں۔ تو ایسی باتوں میں صرف گزارہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

تشبہ کے معنے اس حدیث میں یہی ہیں کہ اس لکیر کو لازم پکڑ لینا۔ ورنہ ہمارے دین کی سادگی تو ایسی شیئے ہے کہ جس پر دیگر اقوام نے رشک کھایا ہے اور خواہش کی ہے۔ کہ کاش ان کے مذہب میں ہوتی اور انگریزوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اکثر اصول ان لوگوں نے عرب سے لے کر استعمال کئے ہیں مگر اب رسم پرستی کی خاطر وہ مجبور ہیں۔ ترک نہیں کر سکتے۔

(7جنوری1903ء ملفوظات جلد چار صفحہ نمبر 388-387)

اندھیرے سے اُجالے کا سفر

قبولِ احمدیت کی داستان

قاضی محمد حارث ۔ ویسٹن نارتھ، ٹورنٹو

انسانی زندگی اور اس کائنات کی ہر چیز، ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضل اور اس کی رحمتوں سے مرکب ہے۔ چشمِ بینا کو وہ فضل نظر بھی آتے ہیں اور انسانی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جب وہ خدا تعالیٰ کے فضل موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے مشاہدہ نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے فضل پیدائش سے پہلے ہی رحمِ مادر میں بلکہ اس سے بھی پہلے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب میں سوچتا ہوں کہ کس فضل کو سب سے بڑا فضل کہوں کہ باقی فضل اس کے طفیلی ہو جائیں ۔جس طرح خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نوعِ انسانی پر پے در پے انبیاء اور اولیاء بھیج کر جو فضل کئے گئے وہ دراصل اس عظیم فضل کے طفیل تھے جو آنحضرت محمد مصطفےٰ ﷺ (فداہ امی وابی) کی شکل میں نوعِ انسانی پر کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر جو ہر آن اسکے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے وہ اس عظیم فضل کی وجہ سے ہے جو اس نے مجھے امامِ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق دے کر کیا۔

میں تقریباً اڑھائی سال کا ہوں گا کہ میرے والدِ محترم اس جہانِ فانی سے انتقال کر گئے ۔ میرے والد صاحب حکیم (physician) تھے اور چند ایک ناگزیر حالات کی وجہ سے جوان کے برادران کے پیدا کردہ تھے ان کے پاس چنداں کوئی جمع شدہ پونجی نہ تھی۔ لہٰذا ان کی اچانک وفات کی بنا پر گھرانہ اقتصادی مسائل کا شکار ہو گیا۔ ہم دو بھائی اور ایک بہن تھے۔ میرے بڑے بھائی کی عمر اسوقت تقریباً آٹھ نو سال ہو گی۔ لہٰذا ذریعہ آمد کوئی نہ تھا۔ میرے دو چچا تھے لیکن انہوں نے کسی قسم کی معاونت کرنے سے انکار کر دیا۔ میری بہن شادی شدہ تھی۔ میرے والد صاحب نے اپنی وفات سے چند ماہ قبل ہی انکی شادی کر دی تھی حالانکہ میری بہن کی عمر اسوقت سترہ اٹھارہ سال کے قریب تھی۔ جلدی شادی کرنے کی وجہ بقول والدِ محترم چند ایک منذر خواب تھے۔ میرے والدِ محترم اہلِ حدیث عقیدہ کے قریب تھے لیکن احمدیت سے بہت متاثر تھے اور کہتے تھے کہ مرزا صاحبؑ کی بیعت کر لوں لیکن اس گاؤں میں کوئی احمدی گھرانہ نہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ میری واپسی کا وقت قریب آ چکا ہے۔ لہٰذا میرے کفن دفن میں بہت دقت ہو گی اور یہ سب کون کرے گا۔

میرے بہنوئی میرے ماموں زاد بھی تھے وہ اسوقت پاک آرمی میں تھے اور وہ احمدی تھے۔ آخر وقت میں میرے والد صاحب نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی ایک احمدی کے ساتھ اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے ایسا کرنے سے میرا تمام گھرانہ احمدی ہو جائے گا۔ اگرچہ میرے بھائی اس بات سے ناراض ہو گئے ہیں اور انہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر میں نے اپنا فیصلہ نہ بدلہ تو وہ ساری عمر میری شکل نہ دیکھیں گے۔ والدِ محترم کی وفات کے بعد میرے بہنوئی نے میرے چچاؤں سے رابطہ کیا اور ان سے کہا کہ ہر قسم کا خرچ میں برداشت کروں گا وہ صرف بچوں کی نگرانی رکھیں کیونکہ بغیر نگرانی کے بچے بگڑ سکتے ہیں۔

لیکن انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ نگرانی بھی نہیں رکھ سکتے۔ ہمارے لئے ان کا والد اور یہ مر چکے ہیں۔ چنانچہ میرے ماموں زاد بھائی نے مجبوراً ہمیں براہِ راست اپنی کفالت میں لے لیا اور ان کے گاؤں مہت پور ضلع سیالکوٹ میں الگ مکان میں منتقل ہو گئے۔

گورنمنٹ پرائمری اسکول روڑس سے میں نے پانچویں جماعت پاس کی اور اسلامیہ ہائی اسکول سمبڑیال میں داخل ہو گیا۔ جب میں دسویں جماعت میں تھا تو روڑس میں ایک مسجد کے امام تھے یہ مسجد روڑس کے ایک متمول شخص شیخ خوشی محمد نے بنوائی تھی اور یہ امام صاحب انہوں نے ماہانہ تنخواہ کی بنیاد پر ملازم رکھے ہوئے تھے۔ شیخ صاحب میرے بھائی کے کلاس فیلو تھے ان کے اور ہمارے گھریلو مراسم تھے اور وہ ہمارے بھائی اور دوسرے افرادِ خانہ کی عزت کرتے تھے۔ شیخ صاحب مذہبی آدمی تھے لیکن مذہب پر گفتگو کم ہی ہوتی تھی۔ ان مولوی صاحب سے میں نے گاہے بگاہے عربی سیکھنی شروع کر دی کیونکہ

دسویں جماعت میں میرا اضافی مضمون عربی تھا۔ ان کے ہاں رسالہ خدام الدین جو کہ شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوتا تھا باقاعدگی سے آتا تھا اس کے علاوہ اور مذہبی رسائل بھی مولوی صاحب کے ہاں آتے تھے ۔ میں ان سے وہ رسائل ادھار لا کر پڑھا کرتا تھا۔ کوروال میں محترم قاضی محمد منیر صاحب جو کہ برادری میں میرے بھائی تھے کے ہاں روزنامہ 'الفضل' اور ہفت روزہ 'لاہور' آتا تھا میں ان کا مطالعہ بھی کرتا تھا۔ اسی اثنا میں مَیں نے میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کر لیا لیکن نامساعد حالات کی وجہ سے کالج میں داخلہ نہیں لے سکتا تھا اور عمر کم ہونے کی وجہ سے گھر پر فارغ ہی تھا۔ لہذا اکثر نمازِ عصر کے بعد مولوی صاحب کے گھر چلا جاتا اور کافی دیر تک ان سے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے رہنا میرا معمول تھا۔ وہ جانتے تھے کہ میرے بھائی احمدی ہیں اور میں احمدی نہیں ہوں اور میں نے بیعت نہیں کی اس لئے اکثر ختمِ نبوّت اور وفات مسیح کے موضوع شروع کر دیتے اس وقت ان ہر دو موضوعات پر میرا علم زیادہ نہ تھا تاہم روزنامہ الفضل اور ہفت روزہ 'لاہور' کے مطالعہ سے کافی معلومات مجھے حاصل ہو چکی تھیں۔ محترم والد صاحب کی کتب میں سے مجھے حضرت مسیح الموعودؑ کی چند کتب مل گئیں میں نے ان کا مطالعہ کیا اور کتاب "مسیحؑ ہندستان میں" لیکر مولوی صاحب کے پاس چلا گیا اور وفاتِ مسیحؑ پر بات شروع ہوگئی۔ انہوں نے مجھے قائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن میں مطمئن نہ ہوا۔ مولوی صاحب نے مجھے چند ایک کتب دیں کہ میں ان کو پڑھوں اور ساتھ ہدایت کی کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی کتب کا مطالعہ نہ کروں۔ میرے ذہن میں تجسس تھا اس لیئے میں ان کتب کا جو کہ مولوی صاحب نے مجھے دیں تھیں، حضرت مسیح الموعودؑ کی کتب سے موزانہ کرتا۔ حضرت مسیح الموعودؑ کی کتب کے مقابلہ میں وہ کتب اور ان کے مضامین مجھے حقیر لگتے۔

حسبِ معمول ایک دن وفاتِ مسیح پر بات ہو رہی تھی اور مولوی صاحب آیت 'انی متوفیک و رافعک الیٰ' کا ترجمہ کر رہے تھے کہ "بھرلوں گا" اور اپنی طرف اٹھا لوں گا" ، میں زور دیتا تھا کہ متوفیک کا ترجمہ "میں تمہیں وفات دوں گا" ہے۔ "بھرلوں گا" نہیں نیز میں نے انہیں کہا کہ "بھرلوں گا" سے کیا مراد ہے اسکی وضاحت کریں تو وہ غصّہ میں آ گئے۔ یہ پہلی بار تھی کہ مولوی صاحب غصّہ میں آئے تھے۔ بہر حال میں نے ان سے کہا کہ میں پھر آؤں گا آپ "بھرلوں گا" کا مطلب اور تفصیل تلاش کر لیں۔ چنانچہ چند دن کے بعد میں پھر مولوی صاحب کے پاس چلا گیا ۔ میرے ہاتھ میں روزنامہ "مشرق" کا ایک پرچہ تھا۔ اسمیں ایک ٹریفک کے حادثہ کی خبر تھی اور بتایا گیا تھا کہ ایک آدمی حادثہ میں ہلاک ہو گیا تھا اور "متوفی" کے دو (۲) لڑکے اور تین (۳) لڑکیاں تھیں۔ میں نے لفظ "متوفی" کو ہائی لائٹ کر لیا اور مولوی صاحب سے کہا کہ اس "متوفی" کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے عجیب منطق دی کہ یہ اردو میں ہے، قرآن میں اس کا مطلب اور ہے۔ میں نے زور دیا کہ قرآن کی بات نہ کریں صرف اس خبر کے حوالہ سے اسکا مطلب بتائیں تو وہ مان گئے کہ اسکا مطلب 'مرحوم' ہے۔ میں نے بے ساختہ کہہ دیا کہ مسئلہ حل ہو گیا۔ مجھے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں وہ بہت خوش ہوئے کہ شائد میں ان کا قائل ہو گیا ہوں ۔ لیکن جب میں نے بتایا کہ حضرت مرزا صاحبؑ سچے ہیں اور جو معنی انہوں نے کیے ہیں وہی درست ہیں اور یہ کہ مولوی صاحب غلط ہیں اور مسئلہ کو خواہ مخواہ الجھا رہے ہیں تو مولوی صاحب ناراض ہو کر کہنے لگے کہ پھر میں ان کے پاس نہ آیا کروں۔ سواس دن سے میں نے ان کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ کی بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اس کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بیعت کا خط لکھ دیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وقت کے امام کو ماننے اور اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے چچا اور پھوپھیاں ناراض تو پہلے ہی تھے اب انہوں نے بالکل قطع تعلق کر لیا اور ہر قسم کا رابطہ منقطع کر لیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ رحیم و کریم نے اپنا خاص فضل کرتے ہوئے مجھے اس دلدل سے نکالا اور میری اندھیرے سے اجالے کی طرف راہنمائی فرمائی اور وقت کے امام کو شناخت کرنے اور اسپر ایمان لانے کی توفیق دی۔ هـذا فـضـل الله يعطى من يشاء

نحنُ انصارُ اللہ میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں

For information please e-mail
nahnuansar@gmail.com
or call
416-846-2524

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(25:75)

Our Lord, grant us of our spouses and children the delight of our eyes and make us a model for the righteous (25:75)

اے ہمارے ربّ۔ ہمارے جیون ساتھیوں کو اور ہماری اولاد کو ہمارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں مُتقیوں کے لیے رہنما بنا۔

(الفرقان۔۷۵)

LOOKING FOR RISHTA?

WE CAN HELP

کیا آپ رشتہ کی تلاش میں ہیں؟

شعبہ رشتہ ناطہ آپکی مدد کرسکتا ہے۔

آج ہی رشتہ ناطہ کی ویب سائیٹ پر اپنے کوائف کا اندراج کریں

DEPARTMENT OF RISHTA NATA IS HERE TO HELP YOU FIND A SUITABLE MATCH.
CONTACT US OR VISIT OUR WEB SITE TO SUBMIT YOUR APPLICATION.

OUR WEB SITE IS:

- **SIMPLE**
- **SECURE**
- **CONFIDENTIAL**

FOR MORE INFORMATION PLEASE CONTACT US.

Email: info@rishtanata.ca **1-8555-RISHTA (747482)**

VISIT US AT

WWW.RISHTANATA.ca

NATIONAL DEPARTMENT OF RISHTA NATA **JAMA'AT AHMADIYYA CANADA**

Indo - Pak Plumbing

Expert Plumbing Solutions

Service you simply TRUST

Plumbing services
Faucet replacement
Washroom remodelling
Kitchen remodelling

Call Arshad Ahmad

Cell: 647 883 0564

KASHLAW PROFESSIONAL CORPORATION

www.kashlawoffice.com

Khalid Sheikh

Barrister & Solicitor *B.COM., MC (Japan), CGA, LLB*

Two locations to serve you

206 -1058 A Albion Road Toronto, ON M9V1A9
Tel: 416-741-4447 Fax: 416-741-5271
5805 Whittle Road, Unit 105 Mississauga, ON
Tel: 905-267-2195 Fax: 905-267-2189 E-mail: kashlaw@gmail.com

تربیتی سیمینار مجلس انصاراللہ جی ٹی اے ایسٹ ریجن

رپورٹ: حمایت مسعود

مجلس انصاراللہ جی ٹی اے ایسٹ ریجن (G.T.A East) کے زیر اہتمام ایک اہم تربیتی سیمینار کا انعقاد مورخہ 9 دسمبر 2013ء کو بیت العافیة اسکاربر (Scarborough) میں ہوا۔

اس سیمینار میں نماز اور مسجد کے آداب پر سیر حاصل بحث ہوئی۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد پروگرام میں موجود انصار کے تین گروپ بنائے گئے۔ ہر گروپ نے 30 منٹ تک سوچ بچار اور بحث کرنے کے بعد اپنی اپنی سفارشات پیش کیں جن کا لبِ لباب کچھ یوں تھا:

مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا ضروری ہے، مسجد میں باوضو ہوکر آنا چاہیے، اچھا اور صاف ستھرا لباس پہن کر آنا چاہیے۔ نماز ٹوپی پہن کر ادا کرنی چاہیے۔ نیز مسجد آنے سے پہلے کوئی ایسی چیز کھانے اور استعمال کرنے سے گریز کرنا جو دوسرے لوگوں کو ناگوار گذرے۔ مسجد میں ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے نیز صفوں کے اندر بیٹھنا چاہیے اور پہلے آنے والوں کو اگلی صفوں میں بیٹھنا چاہیے۔ وقت کی پابندی اور سیل فون بند رکھنے چاہئیں۔

مربی سلسلہ مکرم محمد اشرف عارف صاحب نے اپنے خطاب میں انصار بھائیوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ اپنے بچوں کو نمازوں میں لایا کریں۔ انہوں نے حاضرین کو حضور کا وہ پیغام بھی یاد دلایا کہ سب عہدیداران کم ازکم فجر اور عشاء کی نمازیں مسجد میں آکر ادا کیا کریں۔

اس سیمینار کی صدارت صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا مکرم چوہدری شفقت محمود نے کی ،مکرم محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ اور مکرم اسحاق ساجد صاحب ناظم علاقہ مجلس انصاراللہ کینیڈا جی ٹی اے ایسٹ بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس سیمینار سے کل ۵۱ انصار نے استفادہ کیا، مجلس اسکاربرو سے 25، مجلس ٹورنٹو ایسٹ سے 5، مجلس درہم سے 7 اور مجلس مارکھم سے 14 انصار شامل ہوئے۔

انصاراللہ کینیڈا پیل نارتھ ریجن (Peel North)

مراسلہ: سید مدثر احمد

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجلس انصاراللہ کینیڈا کے ریجن پیل نارتھ(Peel North) کو ایک منفرد تقریب کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یوں تو جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسی تقریبوں کے انعقاد سے بھری پڑی ہے لیکن مجلس انصاراللہ کینیڈا کے اس ریجن کی اس حوالے

سے بہر حال اس نوعیت کی منفرد اور شاید پہلی کاوش ہے۔ جیسا کہ اکثر احباب کے علم میں ہے کہ اس ریجن کے نئے ناظم مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کی تقرری حال ہی میں صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا نے کی ہے۔ یہ تقریب نئے ناظم صاحب علاقہ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے یہ تقریب اپنے پیشرو مکرم اشفاق احمد صاحب (سابق ناظم علاقہ) اور حال قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ کینیڈا کے اعزاز میں کی۔ جنہوں نے ماشاء اللہ ریجن کو متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور مجالس کے اندر ذاتی رابطے قائم کئے۔ اشفاق احمد صاحب نے ریجن بھر میں انصاراللہ کے تربیتی، تعلیمی، تبلیغی اور کھیلوں کے پروگرام منعقد کئے اور ہر پروگرام کے انعقاد سے پہلے نہ صرف زعماء سے رابطے کئے بلکہ خود بھی انصار کو ان پروگرامز کو کامیاب کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ کامیاب ریجنل اجتماع کا انعقاد اور ریجنل لیول پر باربی کیو کا انعقاد کیا جس میں کھیلوں والی بال، ٹینس اور رسہ کشی کے مقابلہ جات ہوئے اس تقریب میں صدر صاحب مجلس انصاراللہ کینیڈا اور ان کی عاملہ کے ممبران نے بھی شرکت کی۔

محترم اشفاق صاحب کی ان تمام خدمات کو سراہتے ہوئے ریجن کی طرف سے انہیں یادگار شیلڈ اور تعریفی سند دی گئی جو کہ چوہدری شفقت محمود صاحب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا نے انہیں پیش کی۔ اس تقریب میں مرکز کی طرف سے صدر صاحب کے علاوہ مکرم مبارز نصیر وڑائچ صاحب نائب صدر، مکرم انیس سہیل صاحب قائد عمومی، مکرم منصور ناصر صاحب قائد تعلیم، مکرم عاصم محمود بھلی صاحب قائد مال، قائد تبلیغ مکرم اشفاق احمد صاحب، قائد اشاعت مکرم محمد جاوید ظریف صاحب نے شرکت کی۔ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب قائد علاقہ ریجن پیل نارتھ، ریجنل عاملہ، اور تمام مجالس کے زعماء نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ یہ تقریب اس لحاظ سے بھی کامیاب رہی کہ اس کی حاضری سو فیصد رہی جتنے بھی عہدیداران کو دعوت دی گئی وہ سب اس میں موجود تھے۔ صدر صاحب اور نیشنل عاملہ سے براہ راست سوال و جواب ہوئے۔ صدر صاحب نے قیمتی نصائح سے نوازا اور تمام انصار کو نماز، مالی قربانی اور تربیتی و تبلیغی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی تلقین کی اس کے علاوہ تقریب میں موجود نیشنل قائدین نے بھی اپنے اپنے شعبہ کے متعلق اہم ہدایات دیں۔ اللہ تعالیٰ محترم اشفاق احمد صاحب کو یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس انصاراللہ ایمری ویلج

رپورٹ اجلاس عام

ناصرالدین اقبال زعیم مجلس

مورخہ 15 مارچ 2013 کو مجلس ایمری ویلج نے ایک اجلاس عام کا انعقاد کیا۔ اس اجلاس کی صدارت مربی سلسلہ مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب نے کی۔ مرکز کی طرف سے نائب صدر اول سید طارق شاہ صاحب نے شرکت کی۔ اجلاس کے آغاز میں مکرم ناصر محمود صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ عہد کے بعد مکرم انصارالحق صاحب نے درثمین سے کلام پیش کیا۔ جاوید ظریف صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف لطیف ''لیکچر لدھیانہ'' سے اقتباس پڑھ کر حاضرین کو سنایا جس کا انگریزی ترجمہ مکرم Badmus Sedu صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد انصار نے مکرم مربی صاحب سے مختلف امور پر سوالات کیئے۔ محترم مربی صاحب نے ان سوالات کے بڑے تفصیلی جوابات دیئے۔ مکرم طارق شاہ صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں اس اجلاس کو بہت سراہا۔ انہوں نے کہا کہ انصاراللہ کے لیول پر اس قسم کے اجلاسات کی بہت کمی ہے اس لئیے ایمری ویلج کا آج کا یہ اجلاس مرکز میں بڑی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ پروگرام کے آخر پر محترم مربی صاحب نے دعا کروائی اور سب نے مل بیٹھ کر کھانا کھایا۔ مہمانوں کے علاوہ اس اجلاس میں 15 انصار نے شرکت کی۔

Muhammad Nasrullah CGA, LPA
Licensed Public Accountant

Book your appointment for year 2012

Company Audit,
Audited & Reviewed Financial Statements
Corporation & Personal Taxes
Payroll & HST
CRA & WSIB Audit

E-mail: nasrullahcga@gmail.com
www.nasrullahcga.com
Tel: (1) 416 748 0817 Fax: (1) 416 748 6814
206A-2365 Finch Ave West, Toronto, ON

MEDICAL CARE STORE

Health Canada Licensed Company

All Medical Insurance Plans Accepted

ADP Approved Vendor
WSIB Approved Vendor

Hearing Aid

OUR BEST PRICES OF THE YEAR

$350 Per Device

Hurry In... these DISCOUNTS won't last Long

हम आप की भाशा बोळते है

我們說中文

ہم آپ کی زبان بولتے ہیں

- FREE Testing For Hearing Aid
- FREE One Year Batteries with Hearing Aid Purchases
- 20% Discount on Hearing Aid Battery Prices
- Brand Name Hearing Aids

REPLACE your Old Hearing Aids with New and get $500 Discount

Custom Orthotics, Stockings & Orthopedic Shoes

$160 GIFT certificate

if you purchase Orthotics for 3 family members

FREE Orthotic Screening

FREE SHOES With Purchase of Custom Orthotic Pair *

Quality Shoes for all i.e. Dress Shoes, Ladies Shoes / Sandals, Kids Shoes, Sports Shoes, Safety Shoes etc.

Note: Shoe offer applies only when Custom Orthotics are purchased at regular price.

ADP Approved Vendor

Brampton 4550 Ebenezer Road, Unit 9, Brampton ON L6P 2R2 Canada
Fax: 416-907-5843 E-mail: info@medicalcarestore.com

Tel.: 1-888-439-9270, 905-799-9270
www.medicalcarestore.com

REALTOR

NAEEM BAJWA
SALES REPRESENTATIVE

Sincere Service ... Nothing Less

For Buyer

- Special Service for First-time Buyers
- Upto 5% Cash Back
- Special Mortgage for Low-income and Self-employed (small business, taxi/truck drivers , etc)

For Seller

- Free Home Staging
- Negotiable Listing Commission
- Virtual Tour of the Property
- Aggressive Paper and Online Marketing

647-929-3738
naeembajwa@hotmail.com
Serving GTA

HomeLife/United Realty inc
Brokerage,
Mississauga
2980 Drew Road, suite 215-218
Office: 905-672-1234

'Try us before YOU Buy or Sell'

'Love for All, Hatred for None'

AutoDen
Buy & Sell Automotive

Financing & Leasing Available

Quality Used Cars, Vans & Trucks

Phone: (905) 857-7266 / (416) 628-7050
Fax: (905) 857-6259 / (416) 628-7051
Email: mubarizw@hotmail.com
12544 Hwy #50, Bolton ON L7E 1M4

Mubariz Warraich
Sales Manager
647-280-7431

www.AutoDenOnline.com

Vancouver Mosque
جلسہ سالانہ
Jalsa Salana UK 2013
BUY/SELL House Through me, Get FREE
Two Air Tickets to Vancouver for Bait Ur Rahman Inauguration
OR One Air Ticket to UK for Jalasa Salana 2013
• Guaranteed Best Mortgage Rates
• Guaranteed Mortgage Approval With Low As 5% Down
• Call For Honest And Best Advise
FREE EVALUATION
Mazhar Majeed
Sales Representative
647-407-6299
mazhar@mazharrealty.com
Office: 905-456-9090 (24 Hr Pager)
www.mazharrealty.com
Listing Required Urgently
Many Qualified Buyers Waiting
For All Residential and Commercial Real Estate Requirements
BUY SELL
HomeLife Maple Leaf Realty Inc.
Brokerage, Independently Owned & Operated
263 Queen St. East, Suite 20, Brampton, ON L6W 4K
Fax: 905-456-9091

Tel: 647 686 6186
2357 Finch W
M9M 2W8
Toronto ON
C C T V
Web-site development
only $299.00
www.cctvsystem.ca
CCTV Sysytem
Access Control System
Structured Cabling
Phone System
www.mediafriends.ca

HOMELIFE
HIGHER STANDARDS

Serious About Buying ....
Serious About Selling

FREE Home Evaluation | **1%** Commission Plan | **0%** Down* | **5%** Cash Back* | **2.2%** Mortgage Rate

We Deal With All Types of Real Estate and Mortgages

Abid Maqsood
BROKER

Direct:
416.893.2904

Office:
416.740.4000

Fax: (416) 740-8314
amaqsood@trebnet.com

Home Life Superstars
Real Estate Limited-Brokerage
Independently Owned & Operated

23 Westmore Dr, Unit 102
Toronto, ON M9V 3Y7

Some Conditions Apply*

REALTOR® MLS MULTIPLE LISTING SERVICE

Jamnik Graphics

Digital & Offset Printing

41 Courtland Ave., Unit 7
Concord ON L4K 3T3
info@jamnikgraphics.com | jamnikprint@gmail.com
www.jamnikgraphics.com
Tel: 416.508.7855 | 905.669.1116 | Fax: 905.669.2838

5000 * Business Cards
14 Pt. Gloss Stock

$135.00

1000 * Business Cards
14 Pt. Gloss Stock

$39.00

5000 * Flyers/Brochures

$295.00

5000 * Postcards
(4"x6")

$195.00

**3 to 5 Days Turnaround*
Same Day Service for Business Cards Also Available.

Toner Cartridges

Brand New Compatible

SAVE **$20** to **$50** on Each Toner

SAMSUNG · Canon · hp invent · xerox · brother · DELL · LEXMARK

We take pride in our quality & service

Tel: 416.508.7855 | 905.669.1116

Western Ontario

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Brantford	0	0	0	1	1
Cambridge	1	1	1	1	4
Hamilton N	1	1	14	0	16
Hamilton S	0	0	0	2	2
Kitchener Waterloo-Guelph	1	6	4	8	19
London	0	0	0	0	0
St. Catherine					
Windsor	9	10	4	4	27
Total	12	18	23	16	69

York & Northern Ontario

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Barrie	0	0	0	6	6
Bradford	0	0	0	0	0
Maple	1	2	1	1	5
Newmarket	6	0	0	0	6
Richmond Hill	0	0	0	0	0
Sudbury	0	0	0	0	0
Vaughan E	2	0	0	1	3
Vaughan W	0	0	1	2	3
Woodbridge	1	0	1	1	3
Total	9	2	3	5	19
Majlis Muqami					
Peace Village C	7	1	1	0	9
Peace Village E	3	1	0	2	6
Peace Village S	9	44	34	52	139
Peace Village W	7	5	1	2	15
Total	26	51	36	56	169

Milton Gerorge town	0	0	0	0	0
Mississauga E	0	0	0	0	0
Mississauga N	1	5	5	0	11
Mississauga S	0	0	0	0	0
Mississauga W	0	0	0	0	0
Oakville	0	0	0	0	0
Total	1	5	5	0	11

Calgary Amarat

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Calgary NE	0	1	0	15	16
Calgary NW	0	0	0	13	13
Calgary S	3	1	0	6	10
Calgary N	9	21	15	19	64
Tarradale	0	0	0	7	7
Calgary W	0	0	0	10	10
Total	12	23	15	70	120

Prairie

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total 2012
Edmonton	22	0	0	19	41
Fort McMurray	0	0	0	0	0
Grande Prairie	0	0	0	0	0
Lloydminster	0	0	0	0	0
Regina	0	0	0	0	0
Saskatoon	0	0	0	0	0
Thompson	0	0	0	0	0
Winnipeg	0	0	0	0	0
Yellowknife	0	0	0	0	0
Total	22	0	0	19	41

Toronto C	5	0	0	0	5
Weston Islington	53	54	53	59	219
Weston NE	0	0	8	23	31
Weston NW	18	17	13	14	62
Emery Village	0	0	0	1	1
Weston S	12	23	21	19	75
Total	126	123	129	131	509

GTA East

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Durham	8	4	2	2	16
Markham	20	13	3	2	38
Scarborough	1	0	3	1	5
Toronto E	0	0	1	5	6
Total	29	17	9	10	65

Peel North

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Brampton C	2	1	2	0	5
Castlemore	0	0	0	0	0
Flower Town	13	12	2	1	28
Caledon	2	2	0	0	4
Hear Lake	0	0	0	0	0
Peel Village	1	0	0	0	1
Springdale	10	5	1	1	17
Malton	10	0	0	0	10
Total	38	20	5	2	65

Peel South

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Burlington	0	0	0	0	0

MAJĀLIS WISE QUARTERLY TA'LĪM PAPERS POSITION 2012

British Columbia

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Surrey East	0	4	13	26	37
Surrey West	12	12	5	3	32
Delta	7	1	11	3	22
Total	19	17	29	32	97

Eastern Canada

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
Cornwall	0	0	0	0	0
Halifax	0	0	0	0	0
Kingston	0	0	0	0	0
Montreal E	0	0	1	0	1
Montreal W	0	0	0	0	0
Montreal C	14	0	0	0	14
Newfoundland	0	0	0	0	0
Ottawa	0	0	0	0	0
Qubec City	0	0	0	0	0
Sydney	0	0	0	0	0
Total	14	0	1	0	15

GTA Central

Majlis	Q1	Q2	Q3	Q4	Total
AAP	23	15	25	1	64
N York	0	0	0	1	1
Rexdale	15	14	8	14	51

Continued:

Wining your partners heart

Take special care and groom yourself so you are attractive and appealing to them all times. -

5. Make every moment a pleasant moment leaving a lasting impression on your partner occupies their mind throughout most of the day until they see you again.

Always make sure that you two do not part with an argument or any problems hanging over you. My wife and I take a moment each morning to pray together, just before parting for the day. Then we spend time praying for each other and our children throughout the day.

Use the time apart from your spouse to focus on positives in your relationship; this will energize you and build your affection for them when you meet them at the end of your work day.

Remember, prayers will guide you thorough times, happy or challenging. Being positive will help you spring forward and bring each day to you on a bed of roses.

Communication Helps!

remedies communicate with human beings and other parts of effective communication. Did you know that there are seven gates to Hell and Heaven and there are several capabilities and capacities involved in effective communication?

Members actively participated in this interactive discussion for thirty minutes and then the group leaders Sharif Ahmad sahib, Idrees Ahmed sahib and Khalid Aziz sahib briefly presented the final points of the group discussion. This interactive session was very informative and Ansar brothers concluded what is the normal practice and what is instructed by Hadhrat Muhammad[sa] in relation to the etiquettes of mosque and Salāt.

Naveed Mangla Sahib Missionary GTA Center addressed on the topic of Purpose of Salāt &How to offer Salāt correctly. He showed practically the right steps to offer the Salāt . This basic topic was full of information and Ansar learnt the correct way of offering the Salāt .

Rasheed Yahiya sahib addressed on the topic of Taqwa and etiquettes of the mosque and explained the beauty of the mosque is by the people who come to offer the Salāt . He narrated the sayings of the Holy Prophet Hadhrat Muhammad[sa] and Hadhrat Imam Mehdi[as].

In the concluding address Regional Amīr sahib told the audience the etiquettes of writing the letters to Khalifa Tul Messiah. He also presented some main points from the letter by Hadhrat Khalifatul V[aa] to Sadr Ansārullāh Canada. There was a question answer session and seminar was ended with a silent prayer. After this, lunch was served to all the participants.

"That you believe in Allah and His Messenger, and strive in the cause of Allah with your wealth and your persons. That is better for you, if you did but know".
Holy Qur'ān [61:12]

GTA Central Tarbiyati Seminar

Majlis Ansārullāh GTA Central arranged a Tarbiyati Seminar on the topic of "Etiquettes of the Mosque and Prayers" held on December 09, 2012 Sunday at AAP. 115 Ansar of GTA Center participated in this event. This seminar started with combined Zuhar & Asar prayers and finished at 4:30 p.m. The seminar was presided by Regional Amīr Hafizullah Haiderani sahib. The seminar was started with the recitation and Urdu translation of Holy Qur'ān by Ch. Idrees Ahmad sahib and English translation by Malik Afzal sahib. Ansārullāh Pledge was taken by Syed Tariq Shah Sahib and later he introduced the purpose of the seminar.

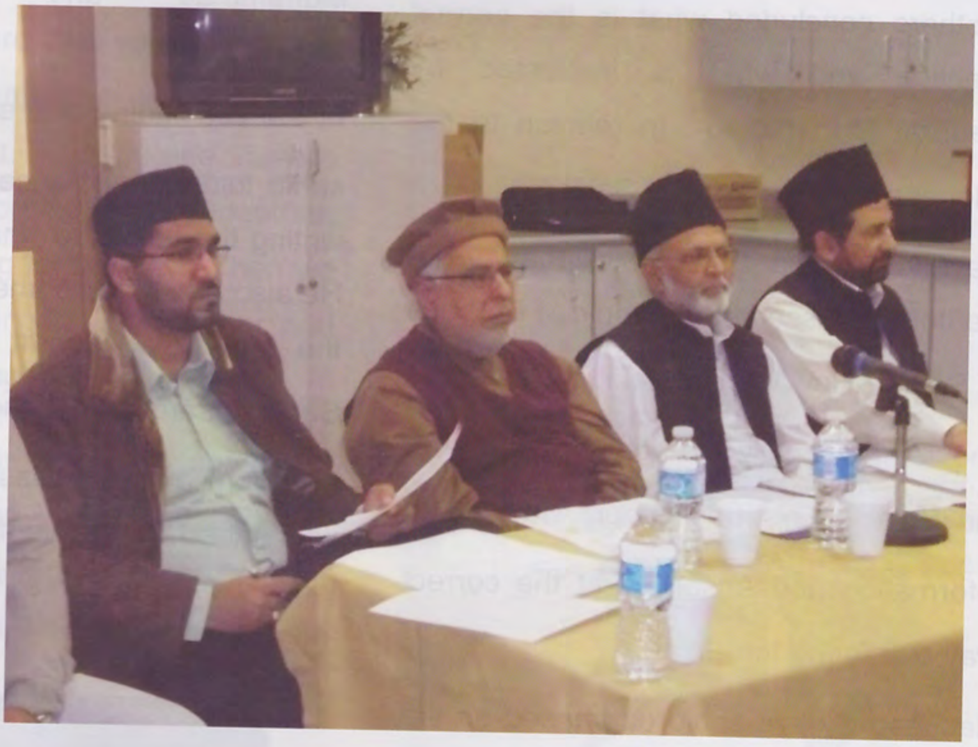

Poem was read by Nasir Ahmed Vaince sahib. After the introduction the participants were divided in three groups with a team leader and three different topics were given to groups to discuss and present their discussion. The three topics were:Group # 1: What is required while coming for Salāt, entering and leaving the mosque?

Group # 2: What things need to be observed while in the mosque?

Group # 3: What things need to be observed while in Salāt ?

And recite the Qur'an slowly and thoughtfully Qur'an (73:5)

T'alimul Qur'an Department
Majlis Ansarullah Canada

"The best among you is the one who learns the Holy Qur'an and teaches it to others"
-Hadith

Hadhrat Masih Mau'ud (as) states about the Holy Qur'an:

1. Recitation of the Holy Qur'an melodiously is also a worship.
2. There is a blessing in the Holy Qur'an that its recitation expand one's mind and removes speech impediments.
3. The real purpose of recitation of the Holy Qur'an is to learn truth, to gain knowledge and to make a pious change in one's self.
4. I say it repeatedly and loudly that loving and obeying the Holy Qur'an and the Holy Prophet (sa) can one capable of showing miracles.

Hadhrat Khalifatul Masih V (aba) in his Friday Sermon of September 24, 2004, stated the following with regards to teaching the recitation and translation of the Holy Qur'an:

Every Ahmadi should make sure that he himself, and his wife and children recite the Holy Qur'an regularly.

Learn Holy Qur`an Online - Join the Online Class by registering here. You will need microphone and headset for this class

Click here to register for the Holy Qur'an Class
http://quran.e-lectazone.com/

To Learn and teach the correct pronunciation of the Holy Qur'an Click Here................

Visit http://ahmadiyya.ca/quran/

Attend T'alimul Qur'an class in your local jama'at/ majlis

Ask your local Za'im sahib for the venue and schedule

For further information please feel free to email at:
talimulquran@ansar.ca

National Sports Day

It may seem a waste of time to many, but Sports play an important role in the life of a person. They are critical for building Team spirit and help with building mental strength. Playing regularly improves our health and builds our confidence by improving our decision making skills.

Following the guidance of Khulafa, Majlis Ansārullāh Canada held its Annual Sports Day on Dec 16, 2012. As is our wonderful tradition, the competition began with recitation of the Holy Qur'ān, followed with an address by National Amīr Canada, Respected Lal Khan Malik Sahib.

Over 150 Ansar brothers, from all over GTA, attended the Sports Day. It was a fun filled day where we reestablished our bonds and enjoyed throughout the day. The day ended at 4:30pm with distribution of prizes by Respected Amīr Sahib

A Remarkable Achievement

By Finance Department

Financial sacrifice is an essential part of Jamā'at's system. By donating out of their meager savings, members provide for the mix of resources needed for the development of Jamā'at. For this simple reason Majlis Ansārullāh Canada has always been striving to raise a targeted sum every year. Finance Department has been coming closer to achieving its target but never achieved 100% apart from initial years of its birth in Canada. This year by the grace of Almighty Allah, finance department not only achieved the target of $380,000 but also exceeded it by raising a total of $418,000. This dream became a reality mainly because of the dedicated efforts of Khawaja Imtiaz Ahmad Sahib (Qiad Ma'al) who followed up with Regional Qaideen and Zuma'a in this regard. The goal could not have been met without tireless efforts of the team. This team comprised of Regional Nazimeen and Zuma'a of all Majalis who listened to the call of Markaz. May Allah reward every one of them abundantly. We congratulate Khawaja Sahib and his entire team in the department of Finance on this landmark achievement. Khawaja Imtiaz Sahib through the office of Nahnu Ansārullāh, is also extending a note of gratitude and thanks to those who worked to make this happen.

roles held by members of the family. Drawing such parallels is important, as it helps us to understand our duties in a

common layman language. It helps us to communicate more effectively and that is the key point of all Refresher courses. How can we perform our duties more effectively and learn to work with others was the topic of presentation eloquently delivered by Respected Dr. Mirza sahib from Edmonton where many of us need to change and improve. In short, the uniformity of presentations and clarity of message was welcomed by participants from Atlantic Canada to BC Region. It was certainly a program well organized and much appreciated. We learned fair amounts and look forward to another year of accomplishments, Insha'Allah

He (Allah) is the Knower of the unseen, and He reveals not His secrets to anyone, except to him whom He chooses, namely a Messenger of His. (Chapter 72 Verses 27, 28.) Holy Qur'ān

Annual Refresher Courses across Canada

Every year, officers from all organizations of Jamā'at get together to learn about how to execute their duties in the best possible manner. Call it a Refresher Course or names that we shall not dare write down, it is an important part of our growth as an office bearer. Beginning of this year was no exception to officers of Ansārullāh, with one notable exception.

This year the Refresher Courses were held with new zeal and enthusiasm. The contents were selected with great care and presentations were of much higher caliber than those witnessed by this author earlier. I particularly enjoyed the parallels drawn by Respected Nā'ib Sadr Saf Dom Mukarram Nazir Sahib between roles in Majlis Ansārullāh and

reaction to texting, and read between the lines. Never underestimate their ability to hide their emotions.

What can you do, as a parent?

Sit down with your child and develop rules, in a mutually agreeable environment.

First, establish if your child needs a cell phone. Just because other children in their class have it doesn't mean your child needs it. Secondly, make rules around when and where. No texting during meals, during class, on family get gathering. Oh, and turn the phone OFF after Isha!

> *64% of parents look at the contents of their child's cell phone and 62% of parents have taken away their child's phone as punishment.*

No texting while they should be concentrating on something else. This includes driving –nearly half of teens admit to texting while driving – walking, and having a conversation with someone else. Firm rules about this will ensure their safety as well as their social skills.

In summary, remember the guidance of the Holy Qur'ān: *O ye who believe! Why do you say what you do not do? [61:3)*

Your children will learn from you, therefore, watch your own behavior. If you regularly text when you are driving, or having a family meal, then how can you stop your children from doing so? Playing with your cell phone while Khutba is on will send a mixed message to your children.

Remember, not only are you a role model, but also appointed as guardian over them, therefore, it will be beneficial for you to watch yourself. It is imperative that you check their messages once in a while. Technology is a wonderful tool, when used responsibly. Who best to teach that to your children, besides you?

Promote your Business
Advertise with us
ishaat@ansar.ca

Texting Matters

Texting is becoming the #1 form of communication. How many texts do you think the average Canadian teen sends in the course of a month? 100? 500? 1000? You may be awed at the fact that an average teen sends 3,339 texts per month (Nielson study, October 2010). Girls aged 13 to 17 are champion texters, sending on average 4,050 texts per month while their male counterparts send an average 2,539.

Concerned? I bet you are. But what if we could actually BTW, FYI, and LOL our way into our children's lives in positive ways? While most children use messaging responsibly, it is still a powerful and private communication tool that can be used irresponsibly.

Why understanding texting matters

Your children's judgment and impulses are not yet fully developed. Texting is mobile, private, and instant. Children can send messages to anyone from anywhere at any time. In other words, they have no boundaries unless we help them to establish some.

Texts can be used to keep friends close, help parents figure out family logistics,

> Texting is the #2 use of cell phones -- after checking the time.
>
> Teens send an average of 3,339 texts per month, and kids ages 9 to 12 send 1,146 (Nielsen, 2010).
>
> 75% of 12 to 17 year olds own cell phones and 88% of them use text messaging (Pew, 2010).

and offer a wonderful way to share experiences. But, as with any powerful tool, texting can also be used to bully or hurt people. An embarrassing or upsetting image or video can quickly be transmitted or uploaded to an online video sharing site like YouTube. Children need to know that texting is a privilege and abusing it has consequences. You, as a parent, have to step in and understand your child's

Now you can visualize this. Our Buffalo was tied up on the street which was open on two sides, meaning two exits or entries. Here is my Dad and me in the front of our door, ready to tackle the attackers and the Buffalo is watching us with love and tenderness as if we are there to meet and greet her. The noise from the attackers, was getting louder and louder. The Buffalo ears got up and erect and she started taking notice of these noises. The crowd of attackers was coming from both sides of the street so that to box us in such a manner that we would not be able to escape. They wanted to make sure that we are not running away.

I could see the crowd entering the street, with loud slogans of Allah is Great. I wondered how Allah is Great and how Allah's Greatness will be proven or how Allah will be pleased with these actions of killing us? No answer, but the answer was provided by the actions of this creation of Allah, the Buffalo. When she saw the crowd approaching the street with loud noise, she twisted the rope and got free and ran to get away to one side of the street.

When the crowd saw that an enraged Buffalo is running towards that side they ran away in panic. The Buffalo turned around to escape from the other side and when crowd saw the enraged Buffalo coming towards them, they ran away in panic as well. Buffalo turned around and calmly came back to the place where she used to be tied with a rope. She stood calmly at that place and looked at us and probably said, this is how my Lord told me to do. This is how He communicated with me to protect you.

Later on we used to discuss this episode frequently and we learned the following points in communication:

The communication received from Markaz Rabwah, in the words of Hudhur was an enormous source of comfort for us.

God saved our lived through the actions of this Buffalo, who I believed was commanded to act like this.

Our family communication was good and a purpose was given that our faith is important and worth sacrificing our lives.

In part 2 of this article, I am going to share with you how Homeopathic .....

Continue reading on page 19

and decided that we are not going to move anywhere, instead defend our beliefs by staying at our home. He communicated very effectively with us that Ahmadīyyat, the true Islam is most valuable to us and enemies are planning to attack our home in next couple of days to kill us all. I did not understand at that time that how killing us will help these people to go to Heaven, because that was they claimed on loudspeakers. My father chalked out a communication plan to handle these attackers. I was the eldest son, so me and father will stay at the front door ready to defend our family and rest of the family will stay indoors and if the attackers were successful to kill us then the rest of the family will fight back.

This Buffalo was not part of our communication plan because how could we even think that this Buffalo could help us. A day before we had received daily Al-Faza,l our communication tool with Markaz Rabwah and we read that our beloved Khalīfatul Masīh[ra] II, Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad had delivered a Friday Sermon and said " Don't have any fear, God is coming running to help you". This one sentence assured our hearts that Insh'Allah we will be protected. This was a communication to our hearts which removed any possible panic. This was a divine communication for our protection and we did not know that God had commanded this Buffalo, the speechless animal to protect us.

This Buffalo was not part of our communication plan because how could we even think that this Buffalo could help us.

What happened next day was so real that every detail is etched on my memory as if it happened yesterday. It is also a story of effective communication between a family, a family and Jamā'at and of course the Khalīfa at that time. How did this Buffalo fitted into this perfect plan to save us?

The next day, I believe that it was around 10:00 a.m. that we started hearing loud voices and slogans against us and against the Jamā'at. The inciting slogans were that if these Ahmadī infidels are killed and their house is burnt, then the participants will reserve a seat in Heaven but they did not realize that God had His own plans. Naturally the God's plan of communication worked, that is why I am writing this 60 years later.

Communication Helps! - Part 1

A Buffalo, a Family and God communicated to save our lives

Mohyuddin Mirza, Edmonton

How to communicate effectively is a subject of great interest and value to individuals and organizations. I believe billions of dollars are spent on learning how to communicate effectively all across the world. I myself have attended several of these courses during the 31 years of my work life. Before that I learned about communication from my surroundings especially the family. Learning from nature was an integral part of my upbringing. In the rural agriculture setting of a small village in Pakistan, Buffalo was a part and parcel of every household, kept sometime in the backyard, or in the street. Sometime I think this Buffalo showed me how to communicate when she was hungry or wanted to be milked she would make a sound which meant that she wants to see her "child". It was my dedicated job to look after this Buffalo because all our dairy needs were met by this animal and she had learned to communicate very effectively. It was based purely on God given faculties which she was bestowed upon. The animal instincts, pure and simple. This Buffalo was able to express her feelings of appreciation for me or my parents who always prepared her feed in time.

I would like to share with you the story of this Buffalo because she saved our lives during the agitation of 1953 when I was barely 10 years old. In my opinion it was God's plan to save us from the enemies of Ahmadīyyat and to show the truth of our valuable system of Khilāfat. My father, the late Mirza Wahid Hussain Giani sahib was Jamā'at missionary at that time in this small village of Rahwali in district Gujranwala. In May, 1953 when anti-Ahmadīyya agitation was at its peak, my father was worried about the welfare of the family

relationship. Instead of focusing on the problems during difficult times, shift your energy instead into finding a solution for the problem. The best thing to do is to think about what you enjoy the most about your spouse. Think about things which made your relationship. Perhaps about the time you took a walk in the park, or shared the book you were reading. The positive things about your relationship will help you to focus on finding better solutions to improve your relationship and you will begin to see what you love about them; rather than dwelling on their weaknesses.

3. Cherish and Protect Your Partner at all times. Remember what Allah says: " … you are a garment for them." (2:188) Protecting your partner means covering their weaknesses, supporting their dreams, and making sacrifices to make them happy. Cherishing them simply means to be honest. You should never discuss the negative in your life with anyone but your partner. Confidence and trust breeds true love and by ignoring the problems in an unhealthy relationship and avoiding tackling issues that drain the energy from your relationship, you are not protecting your partner or your relationship. Always put yourself in your partner's shoes. Treat them how you want them to treat you, you cannot go wrong.

4. Promote Intimacy in your relationship. The energy you put into building your marriage on the outset should be tripled in the years that come ahead. Unfortunately, once we get into relationships, the tendency is to revert back to our comfort zones where we may not always care how we look or behave. Set some time aside to spend with them, outside of your normal daily routines. Choose to surprise your partner often, perhaps by picnicking at the park or watching a favourite movie together.

Continue reading on page 19

Winning Your Partner's Heart

And Allah has made for you mates from among yourselves... (16:73) Holy Qur'ān

Ask yourself this, is my marriage blessed with unconditional love? Unconditional Love is accepting your spouse, irrespective of their flaws; it has nothing to do with how you feel about them at a given time. Feelings do fluctuate, but honest and true love always stands the test of time. You may ask, how can I turn my marriage into a source of blessing? What can we, as partners, do to improve our relationship and earn the unconditional love of our spouse? Here are five things that you can do, which, Allah willing, will make a positive impact in your relationship:

1. Exercise Patience, Kindness, and Fairness

Patience is critical in any relationship. It allows you to respond positively in negative situations. One must lend an ear and exercise patience in responding. Your patience in understanding and listening to your partner and your response will determine your relationship. Your commitment to the marriage is shown by the selfless choices that you continuously make; these choices bond your relationship. This will lead to fairness, as you allow your spouse to win even when you might be right.

Arguments are vital building blocks of good relations. However, being passive in the 'war of words' can be very difficult; but it prevents hurtful arguments that

eventually destroy the trust built over time. Simply placing yourself in your partner's shoes helps you fight fairly.

2. Encourage Your Partner and Believe the Best for Your Relationship while exercising patience, kindness and fairness, meditate on the positives in your relationship. This is often most difficult to do in times of crisis in the

بسم الله الرحمن الرحيم

AHMADIYYA
MUSLIM JAMA'AT
Canada

Muslims who believe in the Messiah, Mirza Ghulam Ahmad and promote "Love for All, Hatred for None"

World Muslim Leader Congratulates Pope Francis I and Catholic Church

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad prays for unity and inter-faith harmony

The Ahmadiyya Muslim Jama'at (Community) would like to offer its congratulations to the Roman Catholic Church and its members across the world upon the election of His Holiness, Pope Francis I.

The World Head of the Ahmadiyya Muslim Jama`at and Fifth Khalifa of the Promised Messiah, His Holiness, Hadhrat Mirza Masroor Ahmad has said:

First of all, I would like to offer congratulations to Pope Francis I and to Catholics across the world. May the appointment of the new Pope prove to be blessed not just for Christians but for all people across the globe. May the new Pope lead the Church towards the true teachings of Christianity.

I hope and pray that in the forthcoming era the Pope uses his influence to develop peace and harmony in the world. There is a great need to join together upon our common teachings and particularly upon the Unity of God.

Rather than increase division, the world desperately needs unity and compassion. This is something that I wrote to Pope Benedict XVI in a letter I sent to him in 2011.

In my letter to the Pope I also requested him to use his great influence to bring the people of the world together towards peace, reconciliation and mutual understanding and to strive to prevent the world from destruction. I send the same message to the new Pope as well.

In terms of the Ahmadiyya Muslim Jamaat, we have always been at the forefront of promoting inter-faith harmony and striving for peace. We always co-operate with all people and organisations who desire peace and tolerance and will forever continue to do so.

Once again I congratulate Pope Francis and the Catholic Church and pray that the appointment proves to be a source of peace for the entire world.

The Ahmadiyya Muslim Jama`at is available for comment:

Media Contact:
Mr. JT Lone
m: 416.627.4885
e: mediarelations@ahmadiyya.ca

About the Ahmadiyya Muslim Community:
The Ahmadiyya Muslim Community is a dynamic, fast-growing international revival movement within Islam. Founded in 1889 by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (1835-1908) in Qadian, India, the Ahmadiyya Muslim Community spans 200 countries with membership exceeding tens of millions. There are over 70 branches of the Ahmadiyya Muslim Community across Canada.

10610 Jane Street, Vaughan, ON L6A 3A2
phone: 905-303-4000 fax: 905-832-3220 www.ahmadiyya.ca | www.alislam.org

Editor's note

Welcome to the first edition of Nahnu Ansārullāh for 2013. This edition will focus on communication and its importance in everyday life. Communication is all about ensuring that your message is heard and understood. You use words every day, so does everyone else. But how many times do you communicate? Ever wondered?

One way to improve your communication is to focus your attention on whoever you are in communication with. Consider a common household scenario. You have come home and immediately there are demands on your time. You have to return calls to Sadr Jamā'at, your wife is asking you to pick up some grocery items and your child wants to tell you about their day at school. Your immediate decisions, barring exceptions, are of paramount importance. Your decisions here and now will teach your child an important lesson. This is where you are building a bond with your family. All things being equal, you decide to listen to your child first. How do you ensure that they understand that you are listening? Here are some ways that you can do so:

Make eye contact, especially with young children. Remember, teens (especially boys) prefer talking while doing an activity or riding in the car, so while you are en-route to the grocery store, bring your teen along and leave your phone at home. Use nodding and facial expressions to show your interest and attention. Occasionally restate (using different words) what your child has told you, to let them know you have heard what they are saying. Do not be judgmental. Your job is to listen and understand. If something concerns you try to ask open ended questions that allow your child to talk more.

When communicating, especially with the family, always remember the Hadith as was narrated by Hadhrat Aisha[ra] She reported that Allah's Messenger[sa] said, "The best of you is he who is best to his family, and I am the best among you to my family." (Al-Tirmidhi Hadith 3252) I invite you to read on and learn the methods of communicating more effectively, whether it is with your spouse or with your child. May Allah enable us to communicate better, be it with Him or with those entrusted to us. Ameen.

Fazal Masood Malik

Holy Qur'ān

the revealed word of God

And whoso obeys Allah and this Messanger of His shall be among those on Whom Allah has bestowed His blessings, namely: the Prophets; the Truthful; the Martyrs and the Righteous. And excellent companions are these. This hrace is from Allah, and suffcient is Allah, the All Knowing. (Chapter4: Verses 70,71)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

(سورة النساء 4 : 70 - 71)

Hadīth

By Him in whose Hands my soul is, surely Jesus[as], the Son of Mary will soon descend amongst you and will judge mankind justly; he will break the Cross and kill the swine and there will be no Jizyah (taxation from non Muslims). Money will be in abundance so that nobody will accept it, and a single prostration to Allah will be better than the whole world and whatever is in it.
(Sahih Bukhari, Vol 4, Book 55,No 657.)

Malfozat

The world cannot accept me, because I do not belong to this world. But those who are gifted with a measure of other worldliness are the ones who accept me. The one who rejects me rejects Him Who has sent me, and the one who is grafted to me is grafted to Him Whom I represent. I bear a torch which will illuminate all those who come close to me, but the one who entertains suspicion and doubt and runs away will be subjected to darkness. I am the impregnable fortress for this age; whoever enters my fold will be protected from thieves, robbers and the beasts of the wilderness .(Roohani Khazain Vol 3: Fatah Islam, p 34)

بسم الله الرحمن الرحيم

In the name of Allah, the Gracious, the Merciful

Nahnu Ansārullāh Canada

A Publication of
MAJLIS ANSARULLAH CANADA

An Auxiliary of
AHMADIYYA MUSLIM JAMA`AT CANADA

Volume 14, No. 1 Jan-March 2013

IN THIS ISSUE

- Qur'ān , Hadith, Malfozat 2
- Editor's Note 3
- Winning Your Partner's Heart 5
- Communication Helps! Part 1 7
- Texting Matters 10
- Annual Refresher Courses 12
- A Remarkable Achievement 14
- National Sports Day 15
- GTA Centre Tarbiyati Seminar 17
- Ta'līm Papers Position 20

MAJLIS ANSARULLAH CANADA
100 Ahmadiyya Avenue
Maple, ON L6A 3A4
Tel: 905-417-1800
ishaat@ansar.ca
Follow us on twitter @NahnuAnsarullah

EDITORIAL BOARD

Amir Ahmadiyya Muslim Jama'at
Lal Khan Malik

Sadr Majlis Ansarullah
Shafqat Mahmood

Qai'd Isha'at & Manager
Muhammad Javed Zarif

Naib Qaideen Isha'at
Syed Muneer Shah
Imran Latif Sharma
Ahsam Latif

Editor Urdu
Nasir Ahmad Vance

Editor English
Fazal Masood Malik

Designed & Printed by:
Jamnik Graphics

Photography
Mahmood Chugtai..
Nadeem Tahir.. Asad Saeed

THE PLEDGE

(The practice is that on the occasion of meetings and gatherings of Majlis Ansarullah members stand up and repeat the pledge jointly.)

On the occasion of the Annual Ijtima` of Majlis Ansarullah held in Rabwah in October 1956 Hadhrat Khalifatul Masih II (May, Allah be pleased with him) approved the following pledge for members of Majlis Ansarullah.

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

(I bear witness that there is no God but Allah, the One, without any partner. And I bear witness that Muhammad (P.B.U.H) is His servant and His messenger.)

I solemnly pledge that I shall endeavor throughout my life for the propagation and consolidation of Ahmadiyyat in Islam and shall stand guard in defense of the institution of Khilafat.
I shall not hesitate to offer any sacrifice in this regard.
Moreover, I shall exhort all my children to always remain dedicated and devoted to Khilafat.

Insha `Allah Ta'ala.

Issue 14, No.1

Nahnu Ansarullah

Majlis Ansarullah Canada

January - March 2013

Winning Your Partner's Heart 5
Communication Helps! - Part 1 7
Annual Refresher Courses.. 12
GTA Central Tarbiyati Seminar 17